کیرلا ریڈر

اردو

نویں جماعت

Kerala Reader

URDU

Standard

IX

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by

State Council of Educational Research and Training (SCERT), Kerala

2024

قومی ترانہ

جن گن من ادِھ نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا،
دراوڑ، اتکل، بنگا
وندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،
اچھل جل دِھ ترنگا
تواشبھ نامے جاگے
تواشبھ آشش ماگے
گاہے تواجیہ گاتھا
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔ میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔ میں اپنے ملک اور لوگوں سے حقیقت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram - 12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
© Government of Kerala, Department of General Education
First Edition : 2024
Printed at: KBPS, Kakkanad, Kochi-30

پیارے بچّو، خوش آمدید

نویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا ریڈر اردو' آپ کے سامنے ہے۔ یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے، جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، غزل، دلکش ڈراما، آپ بیتی، انٹرویو، تجرباتی نوٹ، فیچر، تقریر، سوانحی خاکہ اور سفر نامہ شامل ہے۔ ان کے ذریعہ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے، ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔

نت نئ تبدیلیوں کے زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کرے گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کر سکیں گے۔

ڈاکٹر جئے پرکاش
ڈائریکٹر
ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی
کیرلا

TEXT BOOK DEVELOPMENT COMMITTEE
URDU STD IX

ADVISOR:

BABU KARATHAN	Research Officer (Rtd.), SCERT, Kerala

CHAIRMAN:

Dr. MOHAMED SALEEM PULSARAKATH, Farook College (Autonomous), Kozhikode

EXPERTS:

ABDU NAZIR KUYYIL	HST (Rtd.), GHSS Vazhakkad, Malappuram
N. MOIDEEN KUTTY	Research Officer (Rtd.), SCERT, Kerala
P. MOHAMMED KUTTY	Sr. Lecturer (Rtd.), DIET Palakkad
Dr. NAKULAN K V	Former Prof. & HoD, SSUS Koyilandi, Kozhikode
Dr. SAYED SAJAD HUSAIN	Former Prof. & HoD, University of Madras
SABIDA MOOZHIKKAL	Asst. Prof., Govt. College Malappuram
SHIHABUDHEEN P	Asst. Prof., Govt. College Kondotty, Malappuram

PARTICIPANTS:

ABDULLA THARAYIL	Govt. HSS Pulamanthole, Malappuram
ABDUL REHMAN C V	Govt. HSS Narikkuni, Kozhikode
ANEES VK	Govt. City HSS Kannur
JAMALUDHEEN K T	Govt. VHSS Nellikuth, Malappuram
JASEENA T V	Memunda HSS Vatakara, Kozhikode
JUVAIRIA K	Sir Sayyid HSS Thaliparamba, Kannur
MUBEENA P V	Govt. HSS Thalappuzha, Wayanad
MUJEEB K	Govt. HS Chaliyappuram, Malappuram
RIJURAJ C P	Kadachira HSS Kannur
SHOUKATHALI K	Govt. HSS Cherpulasseri, Palakkad

ARTISTS:

DEVARAJAN P	Drawing Teacher(Rtd.), GHSS, Neeleswaram, Kozhikode
KARIM MUKKAM	Graphic Designer, Mukkam, Kozhikode
RAMDAS KAKKATTIL	Drawing Teacher(Rtd.), GHSS, Cheruvannur, Kozhikode

ACADEMIC CO-ORDINATOR:

Dr. M T SASI

Research Officer, SCERT, Kerala

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بُھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں بھَارت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی،
آزادیِ خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت،
مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو،

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

فہرست

یونٹ I زبان اور تہذیب

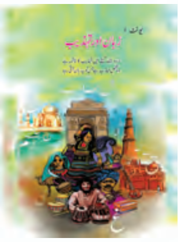

۱	میں اردو ہوں	آپ بیتی	8
۲	میری آواز سنو	غزل	14
۳	مساوات	کہانی	19
۴	انصاف	ڈراما	23

یونٹ II محنت اور صحت

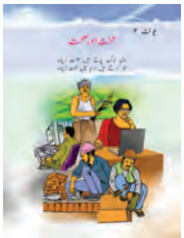

۵	رات	نظم	32
۶	جیت کی راہ	انٹرویو	37
۷	سونے کی بوریاں	کہانی	43
۸	کورونا	تجرباتی نوٹ	49

یونٹ III انسان اور فطرت

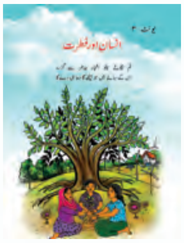

۹	جزیرۂ مجولی	فیچر	56
۱۰	صبح کا نظارہ	نظم	62
۱۱	صاف ستھرا دیس	تقریر	67

یونٹ IV اتحاد اور امن

۱۲	امنِ عالم	نظم	73
۱۳	دوسرا موسم	کہانی	78
۱۴	میرا ایک خواب ہے	سوانحی خاکہ	85
۱۵	ممبئی کا سفر	سفرنامہ	90

یونٹ ۱

زبان اور تہذیب

اردو جسے کہتے ہیں تہذیب کا چشمہ ہے
وہ شخص مہذّب ہے جس کو یہ زبان آتی ہے

میں اردو ہوں

ہمارا وطن ہندوستان زبانوں کا گہوارہ ہے۔یہاں سیکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر زبان کی اپنی ایک تہذیب ہے۔اردو زبان اپنی خاص تہذیب کی وجہ سے الگ پہچان رکھتی ہے۔ آیئے، ہم اپنی پیاری اردو کے بارے میں اس کی زبانی سنتے ہیں۔

اردو ہے مرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
میں میرؔ کی ہمراہ ہوں غالبؔ کی سہیلی

میں اردو ہوں۔ جنم سے میں ہندوستانی ہوں۔میری پیدائش دہلی اور اس کے آس پاس ہوئی۔میری پرورش میں فارسی، ترکی، عربی، ہندی جیسی زبانوں اور برج بھاشا،

کھڑی بولی جیسی بولیوں کا بھی ہاتھ ہے۔ میں محبت اور قومی یکجہتی کی زبان ہوں۔ کشمیر سے لے کر کنیاکماری تک کے لوگوں نے مجھے گلے لگایا۔ نانک اور چشتی نے مجھ پر محبت کے گیت گائے۔ لوگوں نے مجھے ہندی، ہندوی، ہندوستانی، ریختہ اور دکنی کے ناموں سے پکارا۔ میں امیر خسروؔ کی پہیلی اور قلیؔ قطب شاہ کی دلاری ہوں۔ غالبؔ، میرؔ اور اقبالؔ نے میری شاعری کو ساری دنیا میں پھیلایا۔

اقبالؔ نے یوں کہا ہے:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

میں نے دیس کی آزادی کی لڑائی میں حصّہ لیا۔ میرے کئی شاعر، ادیب اور صحافی مجاہدینِ آزادی ہیں۔ رام پرشاد بسملؔ، اشفاق اللہ خان، چندر شیکھر آزاد وغیرہ نے وطن کے لیے اپنی قربانیاں پیش کیں۔

بسملؔ کا مشہور شعر ہے:

سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

حسرتؔ موہانی نے 'انقلاب زندہ آباد' کا نعرہ لگاکر مجھے ساری دنیا میں مشہور کردیا۔ فلمی دنیا نے مجھے سینے سے لگایا۔ فلمی گیتوں اور مکالموں نے میری شہرت بڑھائی۔ ساحرؔ لدھیانوی، شکیلؔ بدایونی، مجروحؔ سلطان پوری، حسرتؔ جے پوری اور جاوید اختر کے لکھے گیت محمد رفیع اور لتا منگیشکر جیسے گلوکاروں کی آواز میں آج بھی لوگوں کے کانوں میں گونجتے ہیں۔ پریم چند کے افسانے اور امتیاز علی تاج کے ڈراموں نے ادب میں میرا نام بلند کیا۔ آج میں کسی بھی زبان سے مقابلہ کرسکتی ہوں۔

آج کل میری غزلوں کا چرچا ساری دنیا میں ہے۔غلام علی،مہدی حسن، جگجیت سنگھ، ہری ہرن اور ڈاکٹر رادھیکا چوپڑا وغیرہ میری پیاری غزلیں سناتے رہتے ہیں۔ دلّی کی گلیوں میں پل بڑھ کر میں آج ایک عالمی زبان بن گئی ہوں۔ امریکہ، لندن، فرانس، جاپان اور عرب ممالک میں میرے سننے اور سمجھنے والے موجود ہیں۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

تعلیمی سرگرمیاں:

- اردو کی آپ بیتی آپ نے پڑھی ہے نا؟ اس میں چند شعرا اورنثر نگاروں کے نام آئے ہیں۔ ان کو الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

شاعر	نثر نگار

- اردو زبان کی پیدائش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- اردو زبان میں بہت سارے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ زبان کی ترقی میں ان کا اہم رول ہوتاہے۔ نیچے چند اردو اخباروں اور رسالوں کے نام دیے گئے ہیں۔ ان کو الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

اعتماد، امنگ، راشٹریہ سہارا، آج کل، نیا دور،

منصف، بچوں کی دنیا، اردو دنیا، گل بوٹے

اخبار	رسالے

* ان کو پہچانیے۔

محمد علی جوہرؔ

حسرتؔ موہانی

بہادر شاہ ظفرؔ

یہ اردو کے مشہور ادیب و شاعر ہیں جنھوں نے ہندوستان کی جنگِ آزادی میں حصّہ لیا۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور نوٹ لکھیے۔

* ہندوستان کی تمام ریاستوں میں اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ ہیں۔ اردو ہندوستان کو جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ ہندوستان کی قومی یکجہتی اور بھائی چارگی میں اردو زبان کا کیا رول ہے؟ اپنے خیالات لکھیے۔

* اردو کی آپ بیتی 'میں اردو ہوں' آپ نے پڑھی ہے نا؟ اس کی روشنی میں اردو زبان کے بارے میں ایک مضمون تیار کیجیے۔

* ہماری پیاری زبان اردو
ہماری نغموں کی جان اردو

بچّو، اردو ہماری پیاری زبان ہے۔ اردو زبان کی خوب صورتی اور مقبولیت کے بارے میں ایک تقریر پیش کیجیے۔

اجزا : آداب، القاب، موضوع پر مبنی، روانی، آواز کا اتار چڑھاؤ، خاتمہ

- اردو کے بہت سارے الفاظ ملیالم میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔
کلاس میں چرچا کر کے کھانا، کپڑا، عدالت و غیرہ کے متعلق الفاظ ڈھونڈ کر خانہ میں لکھیے اور منصوبہءعمل (Project work) کے ذریعہ ایک رپورٹ پیش کیجیے۔

کھانا	کپڑا	عدالت

دیگر سرگرمی:

- بچّو، شعر غور سے پڑھیے۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

شاعر داغؔ دہلوی نے اس شعر میں اردو زبان کی مقبولیت بیان کیا ہے۔
بچّو، اردو زبان کے بارے میں کئی شعرا نے اشعار لکھے ہیں۔
چند اشعار جمع کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

میری آواز سنو

اسکول ہال میں اردو کلب کے تحت 'میری آواز سنو' پروگرام ہو رہا ہے۔ اسٹیج پر غزل کی پیش کش ہونے والی ہے۔ آیئے، ہم بھی غزل کا پروگرام سنیں۔

حاضرین آداب، 'میری آواز سنو' پروگرام میں آپ سب کا استقبال ہے۔ غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔ ہندوستانی سنگیت کی جان ہے۔

غزل پیش کرنے کے لیے سب سے پہلے میں ارجن کو خوشی کے ساتھ دعوت دیتی ہوں۔

آداب دوستو، اردو کے مشہور شاعر قیصرالجعفری کی غزل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سماعت فرمائیے:

دیواروں سے مل کر رونا اچھا لگتا ہے
ہم بھی پاگل ہو جائیں گے ایسا لگتا ہے
دنیا بھر کی یادیں ہم سے ملنے آتی ہیں
شام ڈھلے اس سونے گھر میں میلہ لگتا ہے
اس بستی میں کون ہمارے آنسو پونچھے گا
جو ملتا ہے اس کا دامن بھیگا لگتا ہے
کتنے دنوں کے پیاسے ہوں گے یارو سوچو تو
شبنم کا قطرہ بھی جن کو دریا لگتا ہے
کس کو پتھر ماروں قیصرؔ کون پرایا ہے
شیش محل میں اک اک چہرہ اپنا لگتا ہے

واہ! واہ! غزل ختم ہوتے ہی ہال میں زوردار تالیاں گونجنے لگیں۔

- غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔
- غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

قیصؔر الجعفری

قیصؔر الجعفری اردو کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کی پیدائش ستمبر ۱۹۲۶ء میں جونپور میں ہوئی۔والد کا نام قاضی صغیر احمد ہے۔ ان کا اصل نام زُبیر احمد ہے اور قیصر الجعفری تخلص ہے۔ ان کی شعری لفظیات ہماری تہذیب اور ثقافت میں پیوست ہیں۔ قیصر الجعفری نے بہت عمدہ غزلیں، نظمیں اور بے شمار فلمی گیت بھی لکھے۔ چراغ حرا، رنگِ حنا، شعلہء حنا، دشت تمنا اور سنگ آشنا ان کے مجموعۂ کلام ہیں۔ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ان کی وفات ہوئی۔

تعلیمی سرگرمیاں

- بچّو، یہ غزل مختلف طرزوں میں سنائیے۔
- غزل کے چند اشعار غور سے پڑھیے۔ ان میں سے قافیہ اور ردیف پہچانیے۔

دیواروں سے مل کر رونا اچھا لگتا ہے
ہم بھی پاگل ہو جائیں گے ایسا لگتا ہے

قافیہ	ردیف
اچھا	لگتا ہے
ایسا	لگتا ہے

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

قافیہ	ردیف
ہوا	کیاہے
دوا	کیاہے

- غزل گو شاعروں اور گلوکاروں کے نام الگ کرکے لکھیے۔

پنکج ادھاس

مرزاغالب

غلام علی

بیگم اختر

فراق گورکھپوری

میر تقی میر

مہدی حسن

جگرمرادآبادی

- پسندیدہ غزل گو شعراکے بارے میں معلومات حاصل کرکے سوانحی نوٹ لکھیے۔
- غزل کو مختلف ہندوستانی راگوں میں پیش کیا جاتا ہے جس میں مختلف موسیقی آلات بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔
نیچے چندموسیقی آلات کی تصویریں ہیں۔ان کے نام لکھیے۔

- غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔غزل کے بارے میں آپ کیاجانتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دیگر سرگرمی

- جگجیت سنگھ، عابدہ پروین، غلام علی جیسے گلوکاروں نے بہت سی غزلیں گائی ہیں۔چند غزلیں ڈھونڈ کراسکول کے 'میری آواز سنو' پروگرام میں پیش کیجیے۔

غزل

اے محبت ترے انجام پہ رونا آیا
جانے کیوں آج ترے نام پہ رونا آیا
یوں تو ہر شام امّیدوں میں گزر جاتی ہے
آج کچھ بات ہے جو شام پہ رونا آیا
کبھی تقدیر کا ماتم کبھی دنیا کا گلہ
منزلِ عشق میں ہر گام پہ رونا آیا
جب ہوا ذکر زمانے میں محبت کا شکیلؔ
مجھ کو اپنے دلِ ناکام پہ رونا آیا

شکیلؔ بدایونی

مساوات

ہندوستان میں مختلف مذہب اور ذات پات کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ 'کثرت میں وحدت' ہمارے وطن کی بنیادی خصوصیت ہے۔ پرانے زمانے کی ایک کہانی سنیے۔

شمالی ہندوستان میں ایک گاؤں تھا جہاں ایک بار شدید گرمی پڑی۔ کھیت سوکھ گئے۔ پرندے درختوں کے سائے میں پناہ لینے لگے۔

ایک پیاسا آدمی پانی کی تلاش میں آیا۔ تھک کر برگد کے سائے میں بیٹھ گیا اور پانی کے لیے ادھراُدھر دیکھنے لگا۔ درخت کے قریب ایک کنواں نظر آیا۔ ایک لڑکی کنویں سے پانی لے رہی تھی۔ اس پیاسے آدمی کا نام آنند تھا جو بدھ بھکشو تھا۔ آنند اپنی پیاس بجھانے کے لیے اس کنویں کے پاس آیا۔

لڑکی نے اس کا لباس دیکھا اور سمجھا وہ اونچی ذات کا ہے۔ آنند کے آتے ہی وہ چونک گئی اور اس سے دور ہٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

آنند بولا:”میں بہت پیاسا ہوں،زبان سوکھ رہی ہے،تھوڑا پانی پلا دو“

”آپ اونچی ذات کے ہیں اور میں نیچ ذات کی۔ میں پانی دینے کے قابل نہیں۔“ لڑکی نے حیرت سے کہا۔

”میں پیاس سے بے تاب ہو رہا ہوں، ذات پات سے مجھے کوئی مطلب نہیں۔ مجھے صرف پانی چاہیے۔“ یہ کہتے ہوئے آنند نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیے۔

لڑکی آنند کے چلّومیں پانی ڈالتی رہی اور وہ پیتا رہا۔ پیاس بجھتے ہی آنند کی جان میں جان آئی۔ وہ برگد کے پیڑ کے نیچے آرام کرنے لگا۔

آنند کے اس عمل سے لڑکی کو کافی تعجب ہوا۔ برگد کے پیڑ کے سائے میں آرام کرتا ہوا آنند اسے کوئی فرشتہ لگ رہا تھا جو آسمان سے زمین پر اتر آیا۔ لڑکی آنند کو مسلسل دیکھے جا رہی تھی۔ دھوپ کی شدّت کم ہوئی تو آنند وہاں سے چلا گیا۔لڑکی بھی اپنے خیالوں میں گم ہوگئی۔

کمارن آشان

یہ کہانی کمارن آشان کی مشہور مثنوی 'چنڈالا بھکشوکی' سے لی گئی ہے۔ وہ ملیالم زبان کے عظیم شاعر ہیں۔ وہ غلط رسم ورواج کے بندھن کو توڑنا چاہتے تھے۔ نَلینی، کرُونا، لیلا وغیرہ ان کے اہم ادبی کارنامے ہیں۔ وہ ایک مصلح بھی تھے۔ سماج کی اصلاح ان کا مقصد رہا۔ ۱۸۷۳ء میں ان کی پیدائش ترووننتاپورم کے قریب ایک گاؤں میں ہوئی۔ ۵۱ برس کی عمر میں وہ اس دنیا سے چل بسے۔

تعلیمی سر گرمیاں

- کہانی 'مساوات' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - آنند کنویں کے پاس کیوں آیا؟
  - "میں پانی دینے کے قابل نہیں ہوں"
    لڑکی ایسا کیوں کہتی ہے؟
- "میں پیاس سے بے تاب ہورہا ہوں۔ ذات پات سے مجھے کوئی مطلب نہیں۔ مجھے صرف پانی چاہیے۔"
  آنند کے اس قول پر آپ کی رائے کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- آنند اور لڑکی اس کہانی کے اہم کردار ہیں۔
  ان کی خصوصیات پہچانیے اور نوٹ لکھیے۔

پڑھیے اور پہچانیے۔

پیڑ کے قریب ایک کنواں ہے۔	پیڑ کے قریب ایک کنواں تھا۔
دھوپ کی شدّت ہے۔	دھوپ کی شدّت تھی۔
کھیت سوکھ گئے ہیں۔	کھیت سوکھ گئے تھے۔
لڑکیاں کنویں کے پاس گئی ہیں۔	لڑکیاں کنویں کے پاس گئی تھیں۔

جملے غور سے پڑھیے۔

پیاس بجھتے ہی آنند کی جان میں جان آگئی۔
بچّو، اس جملے میں محاورہ 'جان میں جان آجانا' استعمال ہوا ہے۔
اس سے مراد 'طاقت آنا یا قوت آنا' ہے۔
نیچے دیے گئے محاوروں کا مطلب سمجھ کر مناسب خانوں میں لکھیے
اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔
(بہت خوش ہونا، شرمندہ ہونا، غمگین ہونا، دکھ ہونا)

آنکھ بھر آنا	دکھ ہونا	دوست کی دکھی حالت سن کر میری آنکھیں بھر آئیں۔
باغ باغ ہونا	....	....
آب آب ہونا	....	....
دل بھر آنا	....	....

دیگر سرگرمی

کہانی 'مساوات' آپ نے پڑھی ہے؟
اسکٹ تیار کرکے کلاس میں پیش کیجیے۔

انصاف

ہر زمانے میں غریب اور نادان لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی رہی ہے۔ انصاف چاہنے والے لوگ ہمیشہ ناانصافی کے خلاف لڑتے رہتے ہیں۔ آیئے ایک ڈراما پڑھیں۔

ڈراما کے کردار:
بادشاہ جہاں گیر، درباری، فریادی عورت
بیگم نورجہاں، کنیزیں، چند سپاہی

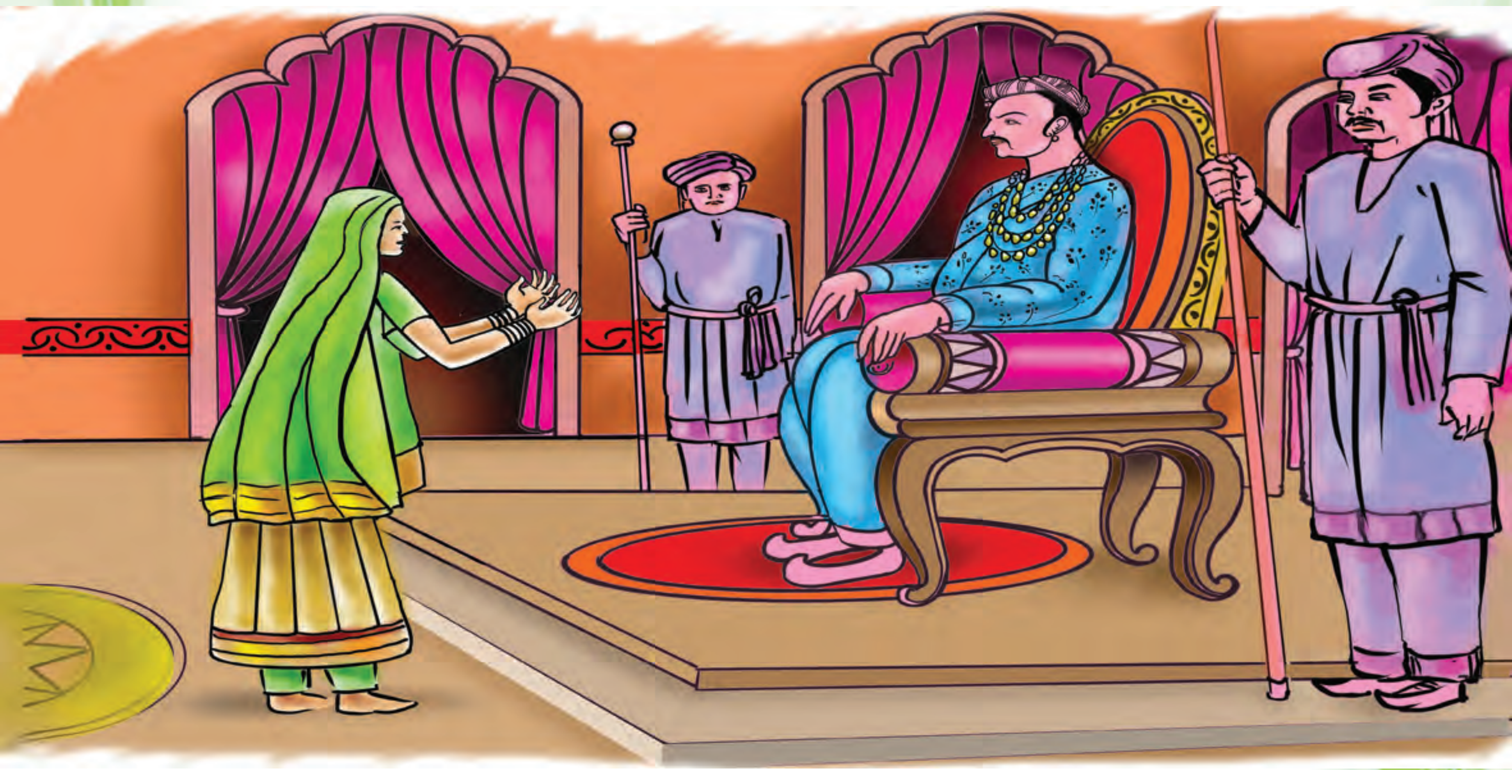

(مغلیہ سلطنت کا عظیم حکمران اور اپنی عدل پسندی کے لیے مشہور بادشاہ جہاں گیر شاہی تخت پر بیٹھا ہے۔ بادشاہ کے سامنے وزرا اور حکومت کے دیگر مشیرِ کار باادب بیٹھے ہیں۔ اچانک بکھرے ہوئے بالوں والی ایک پریشان حال عورت روتی ہوئی دربار میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ جس کو سپاہی روکنا چاہتے ہیں۔ جب بادشاہ کو خبر ملتی ہے تو وہ فریادی عورت کو دربار میں آنے کی اجازت دیتا ہے۔)

فریادی عورت : (روتی ہوئی بادشاہ کے قدموں میں گر پڑی)
دُہائی ہے جہاں پناہ! آپ کے رہتے ہوئے مجھ غریب کا سہاگ لٹ گیا، میرے شوہر کو تیر مار کر ہلاک کردیا گیا۔
اب میرا کیا ہوگا؟
میں اب کس کے سہارے زندگی بسر کروں گی؟
میرے بچوں کا خیال کون رکھے گا؟
جہاں پناہ! میرے ساتھ انصاف کیجیے۔ مجھے انصاف چاہیے!

بادشاہ جہاں گیر : (حیرت کے ساتھ) بہن، تم کون ہو؟ کس نے تمھارے شوہر کو مارا؟ کون ہے وہ؟ جس نے ایسا ظلم کیا ہے!

فریادی عورت : بادشاہ سلامت! قاتل آپ کے محل میں ہی ہے۔

بادشاہ جہاں گیر : (حیرت زدہ ہوکر) ہمارے محل میں؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تم ہوش میں تو ہو؟ قاتل! وہ بھی ہمارے محل میں؟

فریادی عورت : جہاں پناہ! میں سچ کہہ رہی ہوں۔ قاتل آپ کے محل کا ہی ہے۔

بادشاہ جہاں گیر : سپاہیو! اس عورت کے ساتھ جاؤ اور قاتل کو ہمارے دربار میں پیش کرو!
(سپاہی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فریادی عورت کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں)

سپاہی : بہن، تم فکر نہ کرو! بادشاہ سلامت تمھارے ساتھ پورا انصاف کریں گے۔ بادشاہ اس کو ہرگز نہیں بخشیں گے۔
قاتل خواہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔
(مسلح کنیزیں بیگم نور جہاں کو پکڑ کر دربار میں لے آتی ہیں)

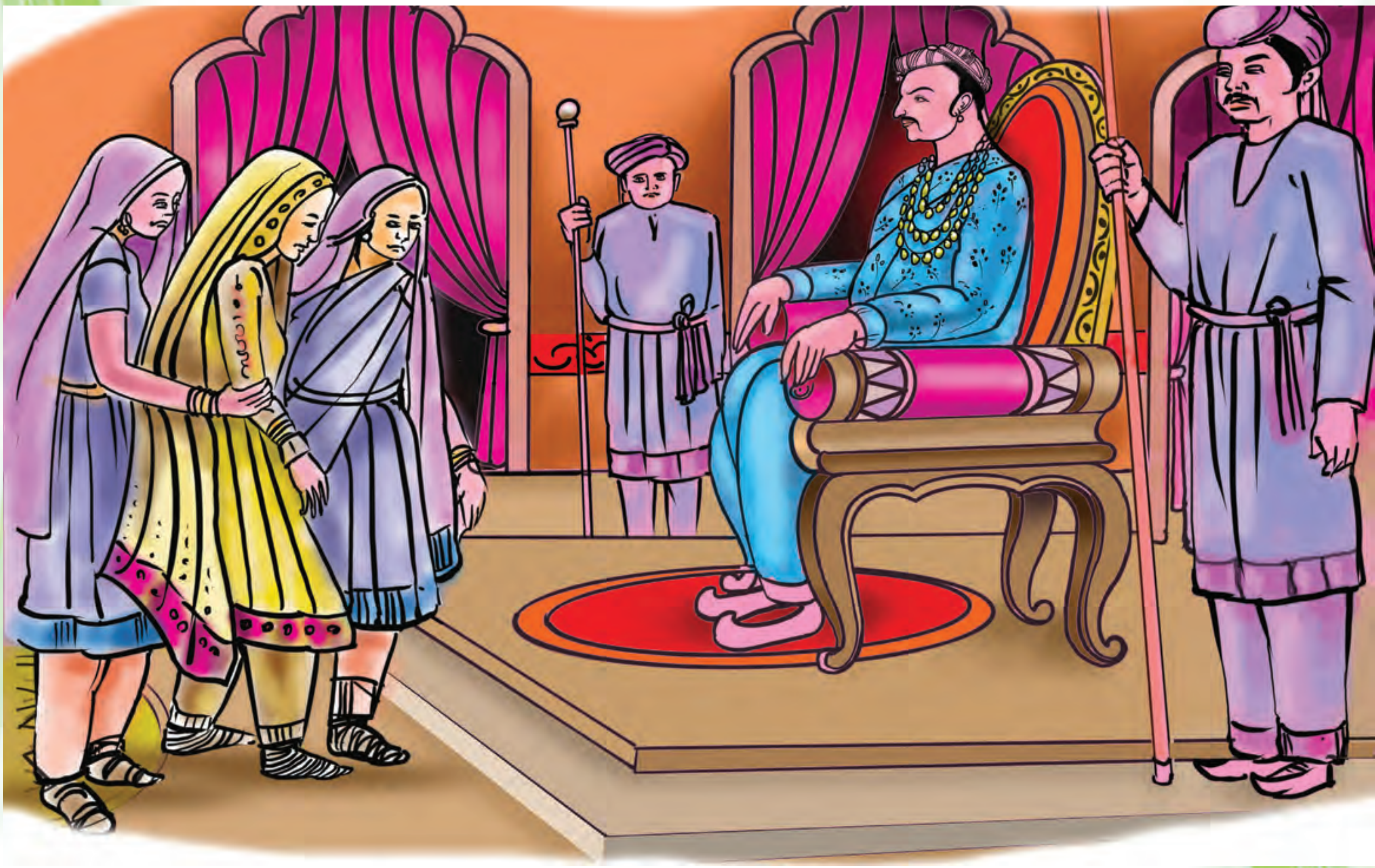

فریادی عورت : (نورجہاں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جہاں پناہ!
اسی عورت نے میرے شوہر کو مارا ہے۔

بادشاہ جہاں گیر : (تعجب سے) نورجہاں! کیا تم نے اس کے شوہر کو مارا ہے؟

نورجہاں : ہاں جہاں پناہ! میں نے ہی اس کے شوہر پر تیر چلایا تھا۔

بادشاہ جہاں گیر : ہندوستان کے حکمران جہاں گیر سے بات کر رہی ہو،
نہ کہ اپنے شوہر سے! اس وقت تم ایک مجرم ہو،
میری بیوی نہیں۔ بتاؤ! تم نے ایسا کیوں کیا؟

نورجہاں : حضور! وہ مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

بادشاہ جہاں گیر : اچھا، اسی بات پر تم نے اس غریب کو تیر مار کر ہلاک کیا؟
تمھیں کیسے پتہ چلا کہ وہ تمھیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا؟

نورجہاں : میں محل کی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

بادشاہ جہاں گیر : تم مجرم ہو، تم نے ایک معصوم انسان کی جان لی ہے۔
(فریادی عورت کی طرف مخاطب ہو کر) بہن! نورجہاں نے
تمھارا سہاگ چھینا ہے، تم بھی اس کا سہاگ چھین لو۔
(تلوار دیتے ہوئے) لو، یہ تلوار اور میرا سر میرے تن سے
جدا کر دو۔ میں ثابت کردوں گا کہ جہاں گیر انصاف کرنے
میں اپنا بیگانہ نہیں دیکھتا۔ میں قربان ہو جاؤں گا۔
لیکن عدل و انصاف کا خون نہیں ہونے دوں گا۔
(نورجہاں منہ چھپا کر رونے لگتی ہے۔ جہاں گیر فریادی عورت
کے سامنے تلوار پھینکتے ہوئے خود کو پیش کر دیتا ہے)

فریادی عورت : نہیں جہاں پناہ، سہاگ کی قیمت میں جانتی ہوں۔
آپ کو مارنے سے میرا شوہر واپس نہیں آسکتا۔ آپ جیسے انصاف پسند شہنشاہ پر میں تلوار چلا کر بیگم صاحبہ کا سہاگ نہیں اجاڑ سکتی۔مجھے معاف کریں۔ مجھ سے یہ ہر گز نہیں ہو گا۔

نورجہاں : (نورجہاں اس فریادی عورت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے)
بہن تم نے اس گنہگار پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔
تم ایثار و قربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

بادشاہ جہاں گیر : (وزیر سے)آج سے یہ عورت میری بہن ہے۔اس کی دیکھ بھال اور تمام اخراجات کی ذمّہ داری میری ہے۔
جاؤ اس کے رہنے سہنے کا انتظام کرو۔

تمام درباری : (بادشاہ جہاں گیر کا انصاف دیکھ کر)جہاں پناہ کا اقبال بلند ہو۔

تعلیمی سرگرمیاں

- ڈراما غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - فریادی عورت نے بادشاہ سے کیا شکایت کی؟
  - بادشاہ نے فریاد سن کر کیا فیصلہ سنایا؟
  - اس ڈرامے میں کس نے کس کے ساتھ انصاف کیا؟
  اپنے خیالات لکھیے۔

- مکالمے غور سے پڑھیے اور مناسب کردار کو جوڑ کر لکھیے۔

(بادشاہ سلامت، فریادی عورت، نور جہاں، سپاہی)

"قاتل آپ کے محل میں ہے۔"	....
"قاتل! وہ بھی ہمارے محل میں؟"	....
"بادشاہ اس کو ہرگز نہیں بخشیں گے۔"	....
"وہ مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔"	....

- ڈراما 'انصاف' کے پسندیدہ کردار کے بارے میں ایک نوٹ تیار کیجیے۔
- بچّو، بادشاہ کو مختلف القاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ ڈھونڈ نکالیے۔
  جیسے : عالم پناہ
- بادشاہ نے کہا: 'میں قربان ہو جاؤں گا۔ لیکن عدل و انصاف کا خون نہیں ہونے دوں گا۔'
  بادشاہ کے اس قول پر اپنے خیالات پیش کیجیے۔
- اردو ادب میں واجد علی شاہ، آغا حشر کاشمیری، امتیاز علی تاج جیسے بہت سارے ڈراما نگار ہیں۔ اردو کے مشہور ڈراما نگاروں کی فہرست تیار کیجیے اور پسندیدہ ڈراما نگار کے بارے میں نوٹ تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں

- ڈراما 'انصاف' آپ کو کیسا لگا؟
  اس کو کہانی کی شکل میں لکھ کر پیش کیجیے۔
- ڈراما 'انصاف' میں فریادی عورت کو انصاف ملا ہے یا نہیں؟
  آپ کے خیالات لکھیے۔

فرہنگ

اجازت	:	അനുവാദം	permission
استقبال	:	സ്വാഗതം	welcome
اونچی ذات	:	ഉന്നത ജാതി	upper caste
بلند کرنا	:	ഉയർത്തുക	to elivate
بے تاب ہونا	:	അസ്വസ്ഥനാവുക	get upset
پناہ لینا	:	അഭയം തേടുക	seek refuge
پھیلانا	:	വ്യാപിപ്പിക്കുക	to spread
پیاس بجھانا	:	ദാഹം ശമിപ്പിക്കുക	quenches the thirst
پیدائش	:	ജനനം	birth
تخت	:	സിംഹാസനം	throne
چُلّو	:	കൈക്കുമ്പിൾ	couped hands
تیر مارنا	:	അമ്പെയ്യുക	to shoot arrows
چونک جانا	:	ഞെട്ടുക	shock
حکمران	:	ഭരണാധികാരി	Ruler (king)
حیرت	:	ആശ്ചര്യം	wonder
دعوت دینا	:	ക്ഷണിക്കുക	to invite
دہائی	:	അഭ്യർത്ഥന	request
دھوپ	:	വെയിൽ	sunshine

ذات پات	:	ജാതീയത	casteism
سماعت فرمانا	:	കേൾക്കുക	listen
سہاگ چھین لینا	:	بیوہ کرنا	to make (a women) a widow
سوکھ جانا	:	ഉണങ്ങുക	to dry up
شدّت	:	കാഠിന്യം	harshness/ severity
عدل پسند	:	നീതിമാൻ	man of justice
قربان کرنا	:	ബലിയർപ്പിക്കുക	to sacrifice
کنواں	:	കിണർ	well
گلوکار	:	ഗായകൻ	singer
گلی	:	തെരുവ്	street
گونجنا	:	മുഴങ്ങുക	to resonate
لٹ جانا	:	നഷ്ടപ്പെടുക	to lose
مجاہدِ آزادی	:	സ്വാതന്ത്ര്യസമര സേനാനി	freedom fighter
مشیرِکار	:	ഉപദേശകൻ	adviser
مکالمہ	:	സംഭാഷണം	dialogue
ہلاک کر دینا	:	വധിക്കുക	to kill
وزرا	:	മന്ത്രിമാർ	ministers

یونٹ ۲

محنت اور صحت

وہی لوگ پاتے ہیں عزّت زیادہ
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

رات

جو لوگ محنت کرتے ہیں اس کا پھل انھیں ضرور ملتا ہے اور وہ ہمیشہ عزت کے قابل ہوتے ہیں۔ آیئے، محنت کی عظمت پر ایک نظم پڑھیں ۔

گیا دن ہوئی شام آئی ہے رات
خدا نے عجب شے بنائی ہے رات
نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا

اندھیرا اجالے پہ غالب ہوا
ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا
کسان اب چلا کھیت کو چھوڑ کر
کہ گھر میں کرے چین سے شب بسر
غریب آدمی جو کہ مزدور ہیں
مشقت سے جن کے بدن چور ہیں
نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر
ہوئے بال بچے بھی خوش دیکھ کر
کہاں چین یہ بادشہ کو نصیب
کہ جس بے غمی سے ہیں سوتے غریب

اسماعیلؔ میرٹھی

اسماعیل میرٹھی

اسماعیل میرٹھی اردو کے مشہور شاعر ہیں۔ اسماعیل تخلص ہے۔ ۱۲ نومبر ۱۸۴۴ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شیخ پیر بخش تھا۔ ان کی اعلیٰ قابلیت اور ادبی خدمات کے صلے میں 'خان صاحب' کا خطاب ملا۔ بچوں کے متعدد درسی کتابوں کے مصنف تھے اور اپنی تخلیقات سے اخلاقی قدروں کی طرف رغبت دلاتے رہے۔ بچوں کی نظموں کے ایک امتیازی شاعر بھی مانے جاتے تھے۔ انھوں نے روایتی طرز کو ترک کرکے ہمیشہ نئے طریقوں سے تجربہ کیا۔ ۷۳ سال کی عمر میں یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو میرٹھ میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- اسماعیل میرٹھی کی نظم 'رات' ترنّم سے گائیے۔
- اشعار غور سے پڑھیے۔

نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر
ہوئے بال بچے بھی خوش دیکھ کر
کہاں چین یہ بادشہ کو نصیب
کہ جس بے غمی سے ہیں سوتے غریب

شاعر کہتا ہے کہ مزدور بے غمی سے سوتے ہیں۔ یہ چین بادشاہ کو کہاں ملتا ہے؟
سوال کی روشنی میں ان اشعار کی تشریح کیجیے۔

- نظم 'رات' غور سے پڑھیے۔
ان میں چند متضاد الفاظ آئے ہیں۔ چن کر لکھیے۔
جیسے : رات دن

....

....

- دیس کی ترقی میں مزدوروں کا بڑا ہاتھ ہے۔
اشاروں کی مدد سے مزدوروں کی اہمیت کے بارے میں ایک نوٹ تیار کیجیے۔
اشارے: محنت مزدوری، دنیا کو چلانے والے، یومِ مزدور،
کارخانے، زندگی کی ضروریات، دنیا کی تعمیر

- نظم 'رات' آپ کو کیسی لگی؟
اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

- نیچے چند ترقی پسند شعرا کی تصویریں ہیں۔
ان کی نظمیں جمع کر کے ترنم سے پیش کیجیے۔

فیض احمد فیضؔ

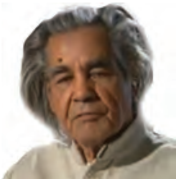
علی سردار جعفریؔ

مجروحؔ سلطان پوری

- پسندیدہ شاعر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمی

- نیچے دیے گئے ہم آواز الفاظ کی مدد سے کھیت یا محنت کے موضوع پر اشعار لکھنے کی کوشش کیجیے۔

اشارے: محنت - راحت، لہلہاتی - گنگناتی، چہک - مہک

بچّو، رباعی اردو شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔

آیئے، چند رباعی پڑھیں۔

اے بے خبری کی نیند سونے والو
راحت طلبی میں وقت کھونے والو
کچھ اپنے بچاؤ کی بھی سوچی تدبیر
اے ڈوبتی ناؤ کے ڈبونے والو

اسمٰعیل میرٹھی

ہم سب ترا دکھ درد مٹا سکتے ہیں
پھر دھرتی کو تری سورگ بنا سکتے ہیں
تیری چھاتی کا دودھ پی کر ماتا
تقدیر سے ہم آنکھ لڑا سکتے ہیں

فراق گورکھپوری

جیت کی راہ

اجمل ایک تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔وہ بنگلور کے ایک مشہور آئی ٹی کمپنی میں کام کرتا تھا۔کمپنی میں ایک اعلیٰ عہدے پر اچھی تنخواہ پا رہا تھا۔ جب کورونا کی وبا آئی تو حالات بہت جلد بدل گئے۔ پہلے ورک فرام ہوم(Work from home) کر رہا تھا۔ لیکن اب کمپنی نے نوکری سے ہی نکال دیا۔ مایوسی کی حالت میں اجمل سوچ رہا تھا، اے خدا! کیا کروں؟ کیسے آگے بڑھوں؟ دل بہلانے کے لیے اس نے ٹی وی چالو کیا۔ دیکھا کہ ٹی وی پر ایک انٹرویو شروع ہو رہا ہے ۔

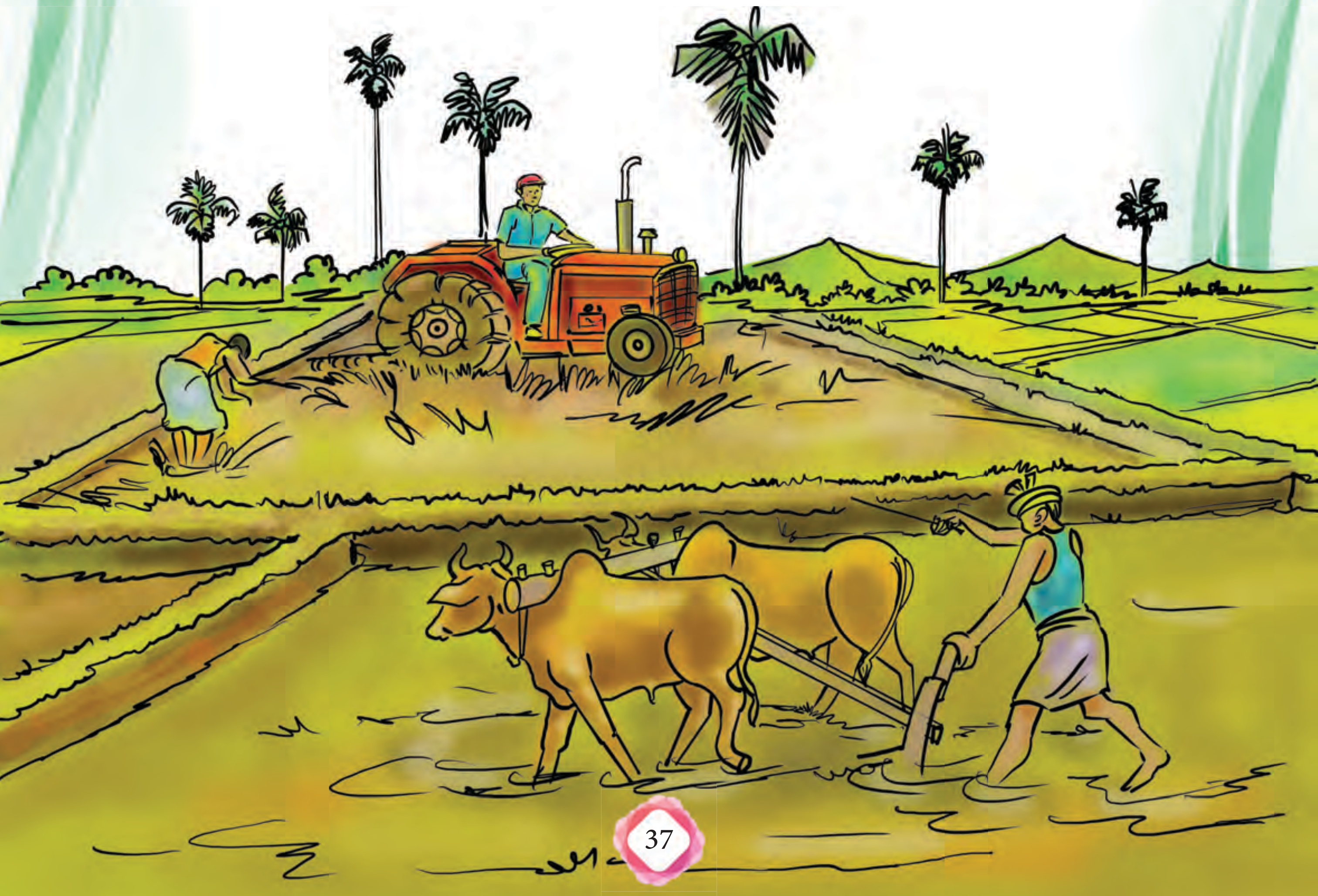

خواتین وحضرات، آداب! میں ہوں شوبھا۔ آج کے خصوصی پروگرام 'جیت کی راہ' میں تمام ناظرین کا استقبال کرتی ہوں۔

آج کے ہمارے خصوصی مہمان ڈاکٹر جیکب ہیں۔ وہ ایک مشہور کاشت کار ہیں۔ صرف کاشت کار ہی نہیں، بلکہ ایک فارم (Farm) بھی چلاتے ہیں۔بنیادی طور پر وہ ایک آئی ٹی انجنیئر ہیں۔ایم ٹیک اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں بھی حاصل کر چکے ہیں۔ پیارے ناظرین! چلیے، ہم ان سے بات کرتے ہیں۔

شوبھا : آداب جیکب صاحب!اس پروگرام میں آپ کا خیر مقدم ہے۔

جیکب : آداب!

شوبھا : بتائیے جیکب صاحب، آپ ایک آئی ٹی انجنیئر ہو کر کھیتی باڑی کے میدان میں کیسے پہنچ گئے؟

جیکب : جیسا کہ آپ جانتے ہوں گے، پانچ سال پہلے تک میں ایک آئی ٹی کمپنی میں کام کر رہا تھا۔لیکن اب میں ایک کاشت کار ہوں اور ایک فارم بھی چلا رہا ہوں۔

شوبھا : آپ کے اس میدان میں آنے کی وجہ کیا ہے؟

جیکب : مجھے بچپن ہی سے کاشت کاری کا شوق تھا جو ہماری تہذیب کا حصّہ بھی ہے۔ آئی ٹی کمپنی کے ایک دوست سے میں نے مربوط کاشت کاری (Integrated farming) کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور فارمنگ فیلڈ کے امکانات کے متعلق جانکاری حاصل کی۔

شوبھا : کیا آپ ایک کاشت کار خاندان سے ہیں؟

جیکب : جی نہیں۔ لیکن گھر کی ضرورت کی تمام سبزیاں گھر میں پیدا کی جاتی ہیں۔

شوبھا : جی، اب آپ کے فارم میں کیا کیا اگائے جاتے ہیں؟

جیکب : اناج، مختلف پھل اور سبزیاں۔ ان کے علاوہ گائے، بکری، مرغی اور مچھلیاں بھی پالتے ہیں۔

شوبھا : آپ کے فارم میں کتنے مزدور کام کر رہے ہیں؟

جیکب : لگ بھگ تیس لوگ کام کررہے ہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ فوڈ پروسیسنگ یونٹ (Food processing unit) میں بھی کچھ لوگ کام کر رہے ہیں۔

شوبھا : کیاسرکار کی طرف سے آپ کو کوئی مدد ملتی ہے؟

جیکب : ہاں ضرور، سرکار کی طرف سے سبسیڈی (Subsidy) ملتی ہے۔

شوبھا : ایک اور بات پوچھوں! پیداوار کی فروخت کیسے ہوتی ہے؟

جیکب : فارم سے براہِ راست خریدنے والے ہوتے ہیں۔
ساتھ ساتھ شہر میں ہمارے آوٹ لیٹ (Outlet) بھی ہیں۔

شوبھا : آپ کی اس کامیابی کا راز کیا ہے؟

جیکب : ایسا کوئی راز نہیں۔ کڑی محنت اور دلی خواہش ہو تو کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

شوبھا : بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہمارا پروگرام ختم کرنے کا وقت آرہا ہے۔
آخر میں ہمارے ناظرین سے آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

جیکب : (مسکرا کر) کھیتی باڑی ایک ایسا پیشہ ہے جو زندگی کے لیے ضروری ہے۔ اپنے کام کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی کو بھی زندگی کا حصّہ بنانا چاہیے۔ یہ صرف نفع و نقصان کی بات نہیں۔ یہ ہماری صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔

شوبھا : ہمارا آج کا پروگرام یہیں پر ختم ہو رہا ہے۔
جیکب صاحب کا بہت بہت شکریہ ۔
ناظرین، اگلے ہفتے ایک اور موضوع کے ساتھ پھر ملیں گے۔
شکریہ، خدا حافظ۔

ٹی وی آف کر کے اجمل غور و فکر میں گم ہوگیا۔۔۔

تعلیمی سرگرمیاں

- انٹرویو 'جیت کی راہ' غور سے پڑھیے۔نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - جیکب کو کھیتی باڑی کا شوق کیسے ہوا؟
  - جیکب کہتاہے کہ کھیتی باڑی نفع و نقصان کی بات نہیں۔
    اس قول پر اپنی رائے پیش کیجیے۔
  - ”کاشت کاری ہماری تہذیب کا حصہ ہے۔“
    جیکب ایسا کیوں کہتا ہے؟لکھیے۔
- جیکب نے مربوط کاشت کاری میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔
  اس کی کاشت کاری کے بارے میں ایک نوٹ تیار کیجیے۔
- کاشت کاری سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟ ایک نوٹ لکھیے۔
- دنیا میں لوگ مختلف قسم کے کام کرتے ہیں۔ دنیا کی ترقی میں کھیتی باڑی اور کاروبار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
  بچّو، آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ بیان کیجیے۔

- آپ کے آس پاس کئی طرح کے کاروباری لوگ اور ملازم موجود ہیں۔
بچّو، ان میں سے کسی ایک کا انٹرویو لے کر رپورٹ تیار کرکے کلاس میں پیش کیجیے۔

- پڑھیے اور پہچانیے:

اجمل سوچتا ہے۔	اجمل سوچ رہا ہے۔
جیکب کاشت کاری کرتا ہے۔	جیکب کاشت کاری کر رہا ہے۔
مزدور کام کرتے ہیں۔	مزدور کام کر رہے ہیں۔
شوبھا انٹرویو لیتی ہے۔	شوبھا انٹرویو لے رہی ہے۔
عورتیں آئی ٹی کمپنی میں کام کرتی ہیں۔	عورتیں آئی ٹی کمپنی میں کام کررہی ہیں۔

- آپ کے اسکول میں یومِ اردو کا جشن ہے جس میں مختلف پروگرام ہو رہے ہیں۔
اگر آپ اس پروگرام کے ناظم (Anchor) ہو تو اس کی نظامت کیسے کریں گے؟

اشارے برائے نظامت: دلکش پیش کش، صحیح زبان،
مہمانوں کا احترام، آواز کا اتار چڑھاؤ، محفل کی دلچسپی برقرار رکھنا

سونے کی بوریاں

زندگی گزارنے کے لیے محنت کرنا ضروری ہے۔ وطن کی ترقی میں محنتی لوگوں کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔ آیئے، ہم محنت کی عظمت پر ایک کہانی پڑھیں۔

کسی زمانے میں ایک ایسا ملک تھا جہاں کے باشندے بہت کاہل تھے۔ سونا پانے کی امید میں برسوں تک زمین کھودتے رہے۔ لیکن انھیں مٹی کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ وہاں کے باشندے بہت پریشان رہتے کیوں کہ ان کا بادشاہ دولت چاہتا تھا اور دولت نہ مل پانے سے بہت غصّہ میں رہتا تھا۔

ایک دن ادھر سے ایک نوجوان کا گزر ہوا جو بہت خوش دل اور ہنس مکھ تھا۔ وہ مستی سے گانا گاتا ہوا اسی راستے سے جا رہا تھا جہاں سونا حاصل کرنے کے لیے لوگ زمین کھود رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے اسے دیکھا تو بولے، ”گانا مت گاؤ۔ ہمارا بادشاہ بہت ہی غصّے والا ہے، وہ تمھیں جان سے مار ڈالے گا۔“

نوجوان ہنس کر بولا: ”اس کی پروا نہیں ہے۔تم مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو۔“

لوگوں نے زمین کی کھدائی بند کر دی اور اس آدمی کو لے کر بادشاہ کے پاس گئے۔ راستے میں انھوں نے پوچھا ”تمھارا نام کیا ہے؟“

”مزدور“ اس آدمی نے جواب دیا۔

”تم گانا کیوں گا رہے تھے؟“

”کیوں کہ میں بہت خوش ہوں۔“

”تم خوش کیوں ہو؟“

”کیوں کہ میرے پاس بہت سونا ہے۔“

اتنا سنتے ہی سب لوگ خوشی سے اچھل پڑے۔انھوں نے بادشاہ کو ساری باتیں بتا دیں۔ بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا ”کیا یہ حقیقت ہے کہ تمھارے پاس کافی سونا ہے؟“

”ہاں، میرے پاس سونے کی سات بوریاں ہیں“ نوجوان نے جواب دیا۔

بادشاہ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اس آدمی کے ساتھ جاؤ اور سونے کی ساتوں بوریاں لے کر آؤ۔

بادشاہ نے اپنے بہت سے آدمی، گھوڑے اور بیل اس نوجوان کے ساتھ بھیج دیے اور جاتے وقت اس کو ہدایت دی ''اگر تم سال کے آخر تک سونا لانے میں ناکام رہے تو تمھارا سر دھڑ سے الگ کر دیا جائے گا''۔

اس نوجوان نے ان لوگوں سے سلطنت کی زرخیز زمین جوتنے کے لیے کہا۔ کھیتوں کی اچھی طرح جُتائی کرنے کے بعد گیہوں بویا۔ فصل تیار ہونے پر اس نے کٹائی کرائی۔ اس طرح اس کے پاس منوں گیہوں جمع ہو گئے جسے گھوڑوں پر لاد کر وہ ان آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

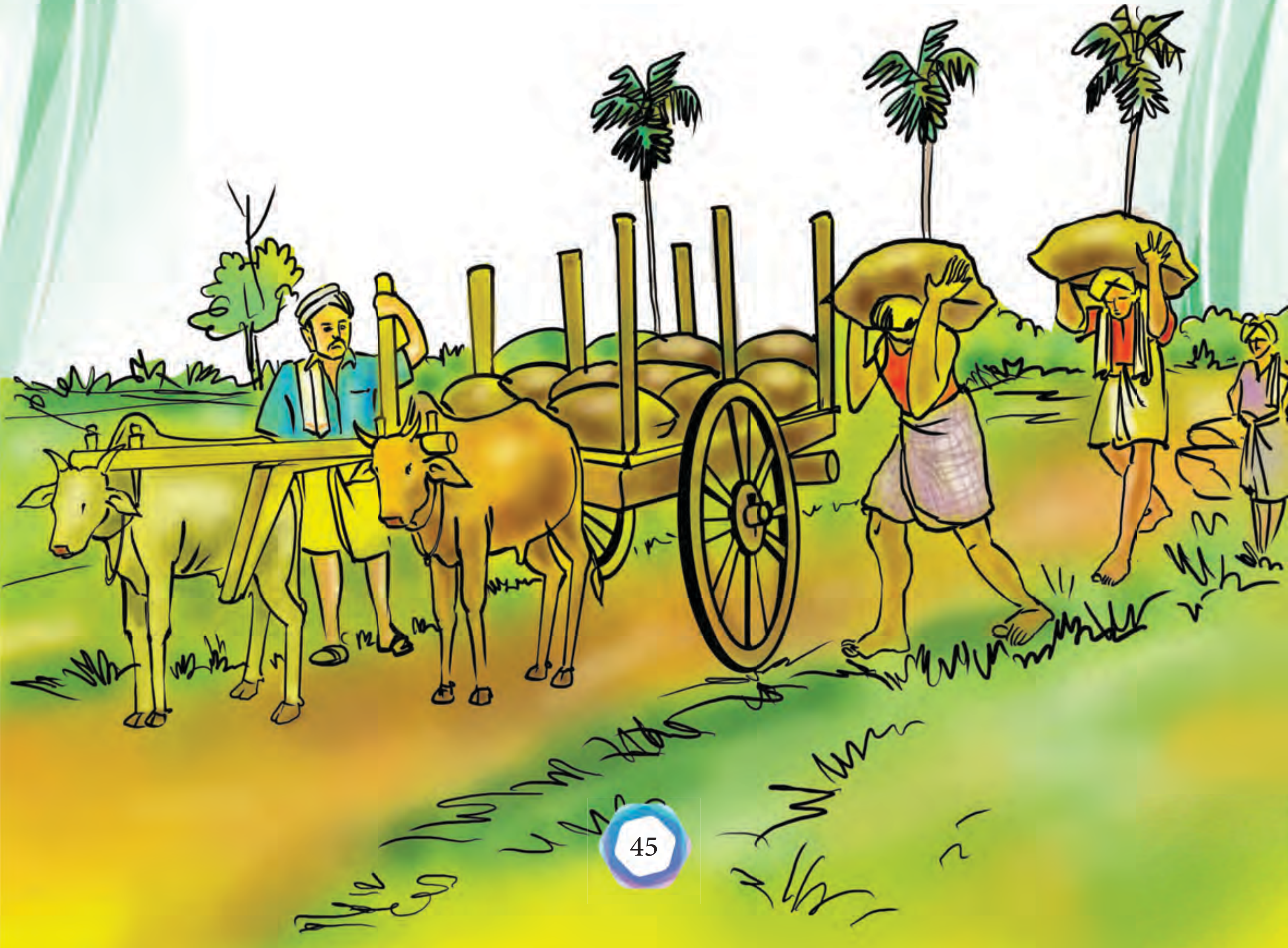

چلتے چلتے وہ لوگ ایسے مقام پر پہنچے جہاں قحط پڑا ہوا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کے باشندوں نے وہ سارے گیہوں ہاتھوں ہاتھ خرید لیے، جس کے بدلے میں اس نوجوان کو سونے کی سات بوریاں ملیں جنھیں لے کر وہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔

"کیا تم سونا لے آئے؟" بادشاہ نے پوچھا۔

نوجوان نے مسکرا کر جواب دیا، "جی ہاں! میں نے گیہوں بیچ کر سونا حاصل کیا ہے"۔

اپنے لوگوں سے بادشاہ نے جب پوری کہانی سنی تو بہت خوش ہوا۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کو محنت کی اہمیت معلوم ہو گئی۔ اس نے اپنے سب لوگوں کو کھیتی باڑی کرنے کا حکم دیا۔

بادشاہ نے نوجوان سے کہا، "ہم تمھارے بہت شکر گذار ہیں۔ تم نے ہمیں ایک نئی راہ دکھائی۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ہی ساتھ رہو"۔ نوجوان نے بادشاہ کی بات سنی اور کہا

"اس دنیا میں ابھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو محنت کی قدر نہیں جانتے۔ اب مجھے آپ جیسے بہت سے بھولے بھٹکوں کو ٹھیک راستے پر لانا ہے۔ مجھے افسوس ہے، میں یہاں نہیں رک سکتا"۔

اتنا کہہ کر وہ نوجوان وہاں سے خوشی خوشی چل پڑا۔۔۔

تعلیمی سرگرمیاں

- کہانی 'سونے کی بوریاں' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - ملک کے باشندے برسوں تک زمین کھودتے رہے۔ کیوں؟
  - نوجوان نے سونے کی بوریاں کیسے حاصل کیں؟ واضح کیجیے۔
  - بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس کس طرح ہوا؟ لکھیے۔
- کہانی 'سونے کی بوریاں' کے مکالمے غور سے پڑھیے اور مناسب جوڑ بنائیے۔

(بادشاہ   نوجوان   گاؤں کے لوگ)

گانامت گاؤ، ہمارا بادشاہ بہت ہی غصہ والا ہے۔	....
کیا یہ حقیقت ہے کہ تمھارے پاس کافی سونا ہے؟	....
اس دنیا میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو محنت کی قدر نہیں کرتے۔	....

- کہانی 'سونے کی بوریاں' میں آپ کا پسندیدہ کردار کون ہے؟

  اس پر نوٹ لکھیے۔

پڑھیے اور پہچانیے:

نوجوان زمین کھودتا ہے۔	لوگ زمین کھودتے ہیں۔
نوجوان گاناگاتا ہے۔	لوگ گانا گاتے ہیں۔
نوجوان بادشاہ کے پاس جاتا ہے۔	لوگ بادشاہ کے پاس جاتے ہیں۔
نوجوان سونا لاتا ہے۔	لوگ سونا لاتے ہیں۔
نوجوان گیہوں جمع کرتا ہے۔	لوگ گیہوں جمع کرتے ہیں۔

کہانی 'سونے کی بوریاں' میں آپ کا پسندیدہ حصّہ کون سا ہے؟
اس حصّہ میں کون کون سے کردار ہیں؟
پسندیدہ حصّہ کی اسکٹ تیار کرکے پیش کیجیے۔

کورونا

تمنّا اسکول سے گھر پہنچی۔ اپنی سہیلی کے ساتھ آنگن میں کھیلنے گئی۔ کھیل کود کے بعد چائے پینے کے لیے امّی کے پاس آئی۔ امّی نے کہا: بیٹی، ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔ صفائی کا خیال رکھو۔ تمنّا ہاتھ منہ دھوکر چائے کی پیالی لی اور میز پر سے میگزین لے کر ایک تجرباتی نوٹ پڑھنے لگی ۔

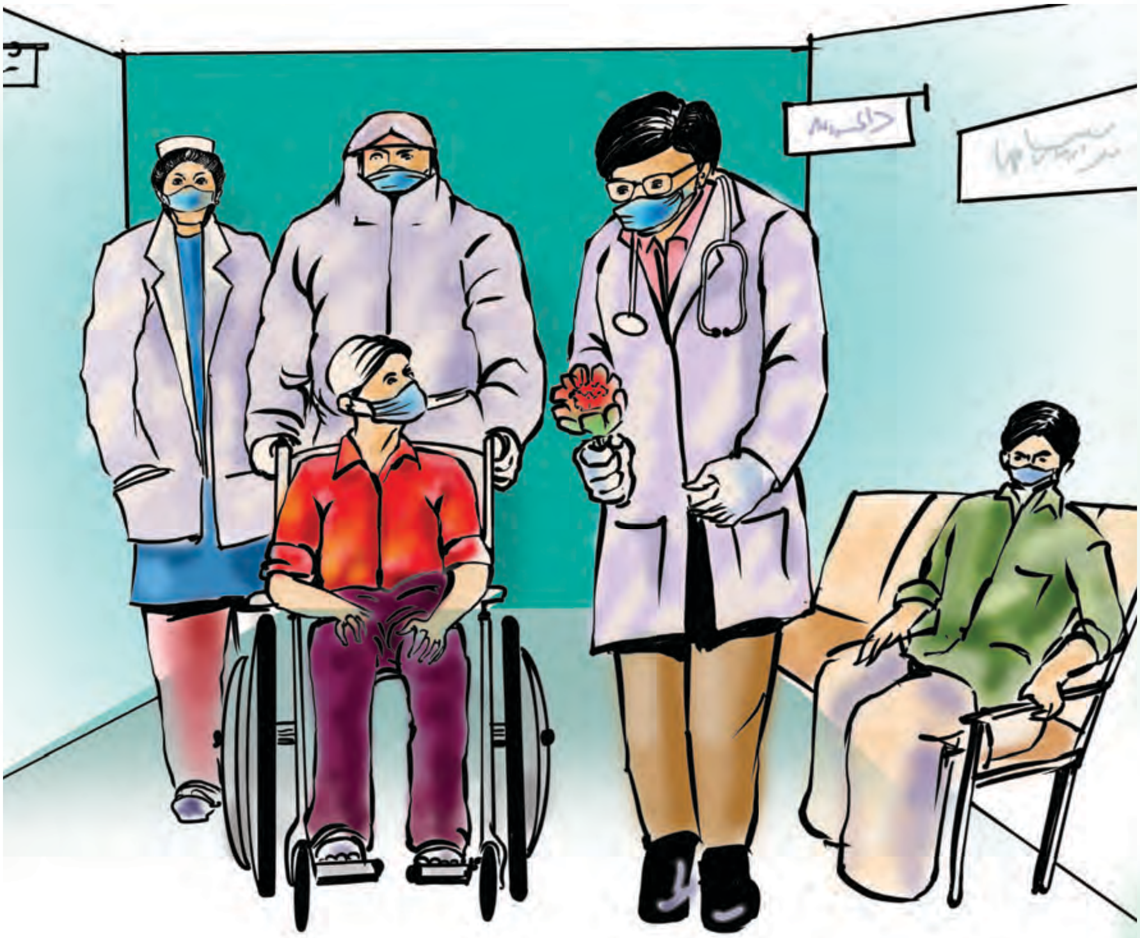

صبح سویرے ایک ایمبولینس (Ambulance) کی آواز نے مجھے جگایا۔ میں باہر جانے لگی تو امّی نے مجھے روکا اور کہنے لگی ”شہانہ بیٹی، روشنی کے ابّا جان تین دن پہلے ولایت سے آئے ہیں۔ ان کو کل سے بخار ہے۔شاید ان کو کورونا کی بیماری ہوگی“۔میں نے کھڑکی سے دیکھا تو روشنی کے گھر کے پاس ایک ایمبولینس کھڑی تھی۔ پی پی ای کِٹ (PPE Kit) پہن کر دو آدمی گاڑی سے اترے اور فوراً اس کے ابّا جان کو لے کر ایمبولینس وہاں سے چل پڑی۔

میری امّی بار بار کہہ رہی تھی کہ آج سے ہم بھی کوارنٹائن (Quarantine) میں ہوں گے۔ ہمیں بھی کورونا آنے کا امکان ہے کیوں کہ تم وہاں کھیلنے کے لیے گئی تھی نا؟ یہ سنتے ہی مجھے بھی ڈر ہونے لگا۔

دو دن کے بعد مجھے بخار شروع ہوا۔ دھیرے دھیرے سارے گھروالوں کی بھی حالت خراب ہونے لگی۔ منہ کا مزہ کھو گیا۔ سینے میں درد، کھانسی، سانس لینے میں دشواری جیسی تکلیفیں لاحق ہوئیں۔

دادی ماں کی طبیعت پہلے سے ہی ٹھیک نہیں تھی۔ اب ان کی حالت اور بھی نازک ہونے لگی۔ ان کو اسپتال میں داخل کیا گیا۔

دن گزرتے گئے۔ ہندوستان میں بھی لاک ڈاؤن کا اعلان کیاگیا۔ گھرسے باہر نکلنے پر بھی پابندی لگائی گئی۔ سارے

علاقے میں کورونا پھیلتا گیا۔موت کے واقعات دن بہ دن بڑھنے لگے۔ لوگوں کی جانکاری کے لیے سرکاری اعلان بھی ہو رہا تھا۔ اب ان کی حالت اور بھی بگڑنے لگی۔ میرے لیے پسندیدہ کھانا ایک خواب بن گیا۔ شام کو کھلے میدان میں سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے کا لطف بھی جاتا رہا۔کیوں کہ ہر طرف کورونا کی خبریں، سرکاری ہدایات جاری ہو رہی تھیں۔ ماسک پہننا، ہاتھ دھونا، سینی ٹائزر(Sanitizer) کا استعمال کرنا، لوگوں کا آپس میں فاصلہ رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

لاک ڈاؤن شروع ہوتے ہی ہمارے اسکول بند ہوگئے۔ چند دنوں کے بعد آن لائن کلاس شروع ہوئی، لیکن بعض بچّوں کو آن لائن کلاس میں شامل ہونے کی سُہولت نہیں تھی۔اس کا حل بھی ہمارے اسکول کے اساتذہ اور سماجی خدمت گاروں نے مل کر مہیّا کیا۔

میں آج کمرے میں اکیلی ہوں۔ ماں بھی میرے پاس نہیں آتی تھیں۔ کھانا اور دوا دروازے پر رکھ دیتی تھیں۔بیماری سے زیادہ اس تنہائی نے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔رشتہ دار اور پڑوسی گیٹ تک آتے جاتے تھے اور ضروری سامان دور رکھ کر چلے جاتے تھے۔ کسی کا چہرہ بھی نہ دیکھ سکتی تھی۔ سب لوگ ماسک پہنتے تھے۔

آج میرے کوارنٹائن کا دسواں دن ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا اس حالت سے کب نجات پائے گی۔

تجرباتی نوٹ پڑھنے کے بعد تمنّا امّی کے پاس جاکر کورونا کے بارے میں پوچھنے لگی۔۔۔

تعلیمی سرگرمیاں

- کورونا ایک خطرناک وبا ہے۔ وبائی امراض سے بچنے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ نوٹ لکھیے۔

  اشارے: پینے کا پانی، ذاتی صفائی، ماحول کی صفائی، ماسک پہننا، ہاتھ صابن سے دھونا، دوری بنائے رکھنا

- آج کل وبائی امراض پھیل رہے ہیں۔وبائی امراض سے لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے ایک اعلان نامہ تیار کر کے پیش کیجیے۔

- غلط طرزِ زندگی سے کئی بیماریاں آتی ہیں۔ بیماریوں سے بچنے اور صحت قائم رکھنے کے لیے ہمارے جسم کی قوتِ مدافعت (Immunity) بڑھانا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہمیں کیا کیا کرنا چاہیے؟ اپنے خیالات لکھیے۔

اشارے: ورزش ، کھانے پینے کا طریقہ، نشہ سے دوری،

قدرتی غذا، قوت بخش غذا، ملاوٹی غذا چھوڑنا

- مختلف بیماریوں کی وجہ سے بہت لوگ مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔

ان کو تسلی دینا اور ان کی مدد کرنا سماج کا فرض ہے۔

ان کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ واضح کیجیے۔

- پڑھیے اور پہچانیے۔

میں گاڑی سے اترا۔	مجھے گاڑی سے اتارا۔
میں نے کھانا کھایا۔	مجھے کھانا کھلایا۔
میں نیند سے جاگا۔	مجھے نیند سے جگایا۔

فرہنگ

اچھل پڑنا	:	തുള്ളിച്ചാടുക	to jump/leap with joy
استقبال کرنا	:	സ്വാഗതം ചെയ്യുക	to welcome
امکانات	:	സാധ്യതകൾ	possibilities
باشندہ	:	നിവാസി/ പൗരൻ	citizen
بگڑنا	:	മോശമാവുക	worsen/detoriorate
پابندی	:	നിയന്ത്രണം	restriction
پریشان کرنا	:	ബുദ്ധിമുട്ടിക്കുക	to trouble/ bother
تعلیم یافتہ	:	വിദ്യാസമ്പന്നനായ	educated
تنخواہ	:	ശമ്പളം	salary
تہذیب	:	സംസ്കാരം	culture
جانکاری	:	അറിവ്	knowledge
حقیقت	:	യാഥാർഥ്യം	fact
خدمت گار	:	സേവകൻ	servant
خیر مقدم کرنا	:	استقبال کرنا	to welcome
دشواری	:	പ്രയാസം	difficulty
راحت	:	സംതൃപ്തി	contentment
راز	:	രഹസ്യം	secret
سہولت	:	സൗകര്യം	convenience
شب	:	رات	night
شوق	:	താൽപര്യം/അഭിരുചി	taste/interest
عجب	:	അത്ഭുതകരമായ	wonderful
فروخت	:	വിൽപന	sale
قحط	:	ക്ഷാമം	famine
کاہل	:	മടിയൻ	lazy

یونٹ ۳

انسان اور فطرت

تم لگاتے چلو اشجار جدھر سے گزرو
اس کے سائے میں جو بیٹھے گا دعا ہی دے گا

جزیرۂ مجولی

یہ زمین مختلف جانداروں کا مسکن ہے اور وہ سب اس زمین کے حقدار ہیں۔ فطرت کے بگڑنے سے ہمارا ماحولیاتی نظام خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ انسانوں کے سوا دیگر حیوانات اس نظام کو کبھی بگاڑتے نہیں۔ فطرت کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔

آیئے، اس موضوع کے متعلق ایک فیچر پڑھیں۔

اس سال بھی زوردار بارش میں دریائے برہم پُتر اپنے کناروں کو توڑ کر بہہ رہا تھا۔ بڑے بڑے پیڑ بھی پانی کی زد میں آگئے تھے۔ یہ بہت خوف ناک سیلاب تھا۔ ہزاروں گھر اور جانور پانی میں بہہ گئے۔ کھیت اور کھیتی برباد ہو گئی۔ بہت سے

لوگوں کو اپنے گھروں سے خالی کروایا گیا۔ آسام والوں کی زندگی کو اس سیلاب نے بہت بری طرح متاثر کیا۔ کئی ہفتوں بعد جب وہ اپنے گھر لوٹ آئے تو حالت بہت افسوس ناک تھی۔

سولہ برس کا لڑکا جادَو اپنے ابّا کے ساتھ گھر پہنچا تو ان کا گھر مٹی کا ڈھیر بن گیا تھا۔ ان کا ذریعۂ معاش یعنی گائے اور بکریاں مر چکی تھیں۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ جادَو جب مایوس ہوکر سیلاب کے متاثرہ علاقوں سے گزرنے لگا تو لوگوں کی حالت بہت درد ناک پائی۔ ٹوٹے پھوٹے گھر، برباد کھیت، چاروں طرف جانوروں کی بے شمار لاشیں، ہر طرف سنّاٹا ہی سنّاٹا چھایا ہوا تھا۔یہ دیکھ کرجادَو ایک قدم بھی آگے نہ چل سکا۔ وہ اس خطر ناک حالت میں اپنے گھر لوٹ آیا۔

جادَو کا ابّا ایک کسان تھا۔ اس سیلاب میں جادَو کے خاندان کا جو کچھ بھی کھو گیا تھا اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لیے وہ اپنے ابّا کے ساتھ کوشش کرتا رہا۔ دھیرے دھیرے بارش کا سلسلہ ختم ہوا۔ آسمان پر سورج نکل آیا۔دھوپ پھیلنے لگی۔ لوگ اپنے کام کاج میں مصروف ہونے لگے۔

کچھ دنوں کے بعدجادَو کے ایک دوست نے یہ خبردی کہ جزیرۂ مجولی میں سانپوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہوگئی۔ جزیرۂ مجولی سانپوں کا شمشان بن گیا تھا۔

جادَو نے یہ جاننا چاہا کہ اس جزیرے میں اتنے زیادہ سانپ کیسے آئے؟ اور بڑی تعداد میں کیسے مر گئے؟

اخباروں کی خبروں اور لوگوں کی باتوں سے پتہ چلا کہ سیلاب کی روانی میں سانپ بہہ جاتے ہیں اور کوئی ساحل مل جائے تو وہاں پناہ لیتے ہیں۔ اس طرح جزیرۂ مجولی میں بڑی تعداد میں سانپ آپہنچے۔ مگر جزیرے میں جلد ہی گرمی کی شدّت بڑھنے لگی۔ بنجر زمین کی ریت گرم ہونے لگی۔ سانپوں کو جزیرۂ مجولی سے بچنے کا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ اس لیے وہ سارے کے سارے مر گئے۔

جادَو سمجھ گیا کہ سیلاب کی مصیبتیں بارش ختم ہونے سے بھی ختم نہیں ہوتی اور یہ مشکلات تمام حیوانوں کو مدّتوں ستاتی رہیں۔

جادَو نے سوچا کہ ہماری فطرت کو بچانے کے لیے ہم بھی کچھ کر سکتے ہیں۔ اس نے مجولی کی خشک مٹی میں دن بھر خون پسینہ ایک کر کے پیڑ لگانے میں مصروف ہوگیا۔

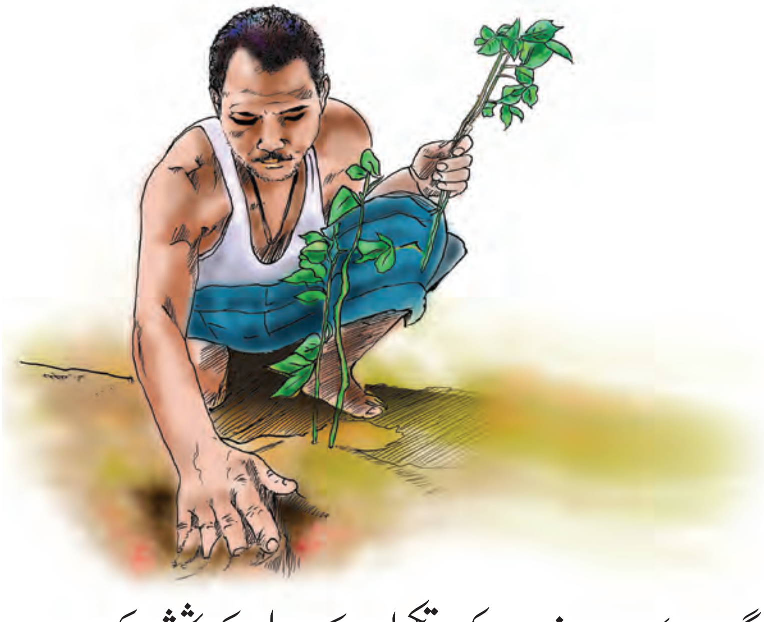

دن گزرتے گئے۔ جادَو اپنے خواب کی تکمیل کے لیے کوشش کرتا رہا۔ سرکار کی طرف سے شجر کاری کے منصوبے عمل میں لائے گئے۔ سالوں کے بعد جزیرۂ

مجولی میں جادَو کی لگاتار کوششوں سے ایک گھنا جنگل بن گیا۔ مختلف طرح کے چرند پرندے اور کیڑے مکوڑے اس جنگل میں آکر رہنے لگے۔ مجولی میں آج پانچ سو پچاس ہیکٹر (Hectare) میں پھیلا ہوا شاداب جنگل ہے۔

آج یہ 'مولائی جنگل' کے نام سے مشہور ہے۔ جادَو کا پورا نام جادَو مولائی پینگ ہے۔ جادَو مولائی پینگ کو ۲۰۱۵ء میں پدم شری ایوارڈ سے نوازا گیا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- فیچر 'جزیرۂ مجولی' کو غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔
  - سیلاب کے بعد جادَو کے گاؤں کا کیا حال تھا؟ بیان کیجیے۔
  - جزیرۂ مجولی میں اتنے زیادہ سانپ کیوں مر گئے؟ لکھیے۔
  - جزیرۂ مجولی میں مولائی جنگل کیسے بن گیا؟
- برہم پتر ہندوستان کی مشہور ندی ہے۔ ہمارے دیس میں اور بھی کئی ندیاں ہیں۔ ہندوستان کی اہم ندیوں کے نام لکھیے۔
- جادَو کی لگاتار کوششوں سے 'جزیرۂ مجولی' میں ایک گھنا جنگل بن گیا۔ طرح طرح کے چرندے پرندے اور کیڑے مکوڑے اس جنگل میں آکر بسنے لگے۔

بچّو، پیڑ لگانے کی اہمیت پر ایک مضمون تیار کیجیے۔

اشارے: سایہ، حیاتیاتی نظام، آب و ہوا، پھلدار، آکسیجن، ماحولیاتی توازن، مٹی اور پانی کی حفاظت

- فطرت کے استحصال سے جانداروں کو کئی مشکلات پیش آتی ہیں۔
بچّو، فطرت کے استحصال کے خلاف جلوس نکلنے والا ہے۔
جلوس کے لیے نعرے تیار کیجیے۔

جیسے:

توڑو مت توڑو مت
پہاڑیوں کو توڑو مت

- سیلاب ایک قدرتی آفت (Natural Disaster) ہے۔ آج کل ہماری ریاست بھی اس آفت کا شکار ہو رہی ہے۔
بچّو، سیلاب کی وجوہات کیا کیا ہیں؟ آپ کے خیالات لکھیے۔
اشارے: کھیت میں تعمیراتی کام ، جنگلوں کی کٹائی،
پہاڑوں کو توڑنا، غیر سائنسی شہرکاری،
پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ، موسلادھار بارش

- سیلاب انسان کی زندگی کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے زمین پر رہنے والے تمام جانداروں کو پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
سیلاب کی وجہ سے کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟
اشاروں کی مدد سے اپنے خیالات لکھیے۔
اشارے: کھیتی کی بربادی، پانی میں ڈوبنا، بے گھر ہونا
پانی میں بہہ جانا، وبائی امراض، ماحول کی گندگی

- جادَو ماحولیات کی حفاظت پر ایک عملی نمونہ (Role model) ہے۔

شجر کاری میں اس کی مدد کے لیے حکومت بھی مختلف منصوبہ عمل میں لائی ہے۔

بچّو، اگر آپ کو جادَو سے ملنے کا موقع ملا تو اس سے کیا کیا سوال کریں گے؟ لکھیے۔

- پڑھیے اور پہچانیے۔

گھر - بے گھر

پڑھ - ان پڑھ

امید - ناامید

کسی لفظ سے پہلے کوئی دوسرا لفظ لگانے سے ایک نیا معنی پیدا ہوتا ہے۔ اسے 'سابقہ' کہتے ہیں۔

کتب - کتب خانہ

افسوس - افسوس ناک

عید - عید گاہ

لفظ کے آخر میں کوئی دوسرا لفظ جوڑا جائے تو اسے 'لاحقہ' کہتے ہیں۔

صبح کے نظارے

فطرت کا حسن اور شادابی ہمارے دل کو تازگی بخشتی ہے۔ ہر ایک صبح ہماری زندگی میں ایک نئی امید لاتی ہے۔ صبح کی منظرکشی پر سعادت نظیرؔ کی یہ نظم پڑھیے۔

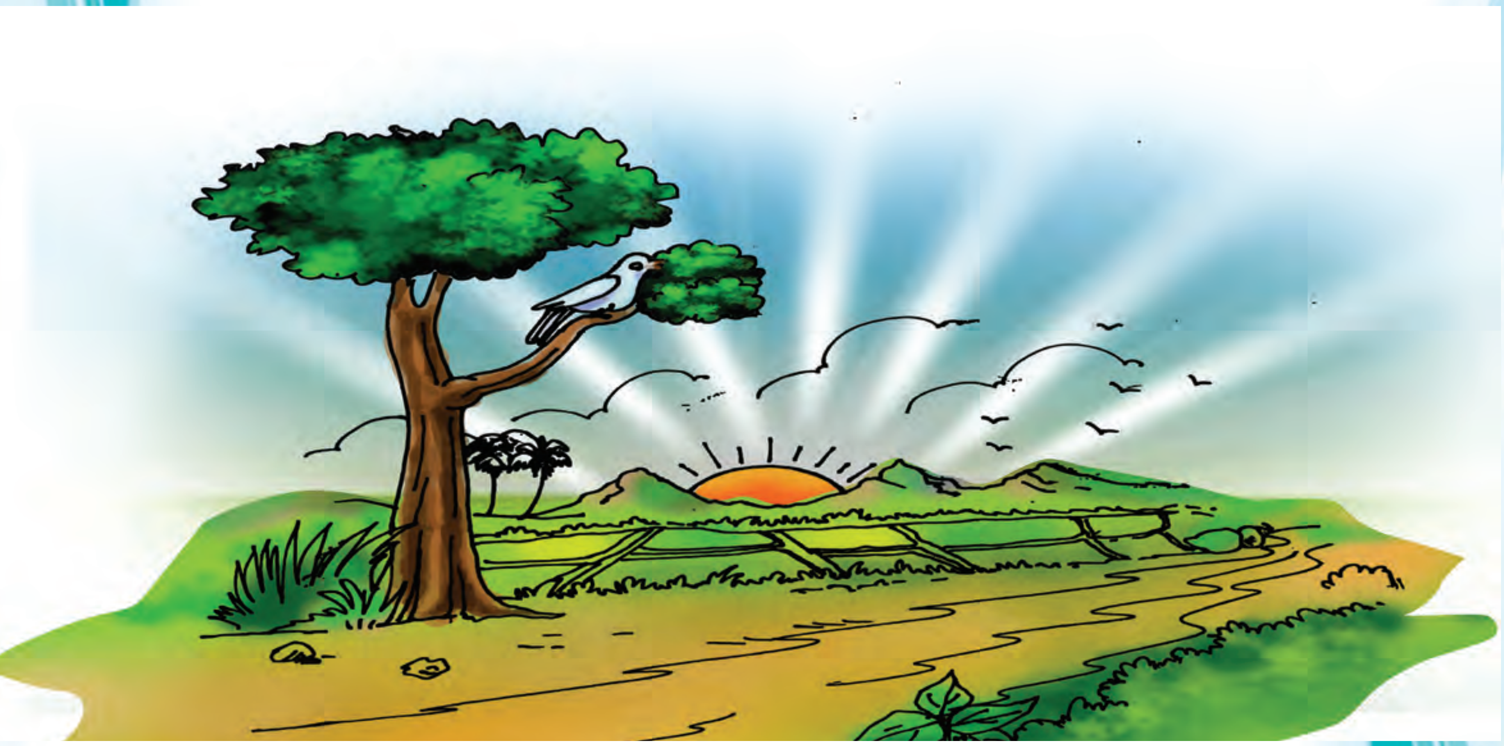

جاگا ہے بوٹا بوٹا چٹکا ہے غنچہ غنچہ
چمکا ہے ذرّہ ذرّہ روشن ہے چپہ چپہ
شبنم کے آئینے کا عکسِ چمن دکھانا
پتوں کا شاد ہونا اور تالیاں بجانا

پھولوں میں دلکشی ہے، کانٹوں میں تازگی ہے
ہر دل میں اک خوشی ہے، ہر سمت روشنی ہے
وادی، پہاڑ صحرا ہر ایک جگمگایا
دریا کو جوش آیا ساحل بھی گنگنایا
فطرت بہار پر ہے دنیا نکھار پر ہے
ہر شے ہے خوب صورت، رنگین ہر نظر ہے
سچ پوچھیے تو منظر کیسے ہیں پیارے پیارے
دیتے ہیں لطف کیا کیا یہ صبح کے نظارے

سعادت نظیرؔ

سعادت نظیرؔ

سعادت نظیرؔ کا اصلی نام محمد سعادت اللہ خان ہے۔ان کی پیدائش ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء کو ہوئی۔

آب و تاب، نوید گل، پھول کلیاں، آثار، تصویریں، آب و رنگ اور پھول مالا ان کی شاعری کے مجموعے ہیں۔

تعلیمی سر گرمیاں

- نظم 'صبح کے نظارے' ترنّم کے ساتھ گائیں۔
- اشعار کو غور سے پڑھیے اور شعر کا مطلب سمجھیے۔

جاگا ہے بوٹا بوٹا چٹکا ہے غنچہ غنچہ
چمکا ہے ذرّہ ذرّہ روشن ہے چپہ چپہ

صبح کے وقت ہر پیڑ پودے جاگ اٹھتے ہیں۔ کلیاں کھل جاتی ہیں۔ ہر ذرّہ پر چمک دھمک آ جاتی ہے اور چاروں طرف روشنی پھیل جاتی ہے۔

پھولوں میں دلکشی ہے، کانٹوں میں تازگی ہے
ہر دل میں اک خوشی ہے، ہر سمت روشنی ہے

صبح کے وقت پھولوں میں دلکشی اور کانٹوں میں تازگی آتی ہے۔ سب کے دلوں میں خوشی ہے۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔

فطرت بہار پر ہے دنیا نکھار پر ہے
ہر شے ہے خوب صورت، رنگین ہر نظر ہے

ہر صبح فطرت میں ایک نئی بہار آتی ہے اور دنیا کی زینت بڑھ جاتی ہے۔ ہر چیز خوب صورت اور رنگین نظر آتی ہے۔

- جاگا ہے بوٹا بوٹا چٹکا ہے غنچہ غنچہ
  چمکا ہے ذرّہ ذرّہ روشن ہے چپہ چپہ
  پھولوں میں دلکشی ہے، کانٹوں میں تازگی ہے
  ہر دل میں اک خوشی ہے، ہر سمت روشنی ہے

ST-429-3-URDU-9

ان اشعار میں کس بات کا بیان ہے؟
صبح کے وقت فطرت میں کیا کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟
بچّو، سوالوں کی روشنی میں اشعار کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

- آپ صبح کتنے بجے نیند سے جاگتے ہیں؟
صبح کے وقت فطرت کے نظارے کیسے ہوتے ہیں؟
اشاروں کی مدد سے صبح کی منظر کشی کیجیے۔
اشارے: سورج کا طلوع، سورج کی کرنیں، شبنم کی بوند،
کہرا، چڑیوں کی چہچہاہٹ، پھولوں کی چمک

- نظم 'صبح کے نظارے' غور سے پڑھیے۔ اس میں چند الفاظ بار بار آئے ہیں۔
یہ نظم کی خوب صورتی بڑھاتی ہے۔
ایسے الفاظ چن کر لکھیے۔
جیسے: بوٹا بوٹا

دیگر سرگرمیاں

- سعادت نظیرؔ نے صبح کے بارے میں ایک خوب صورت نظم لکھی ہے۔
اشاروں کی مدد سے صبح کے بارے میں آپ بھی چند اشعار لکھنے کی کوشش کیجیے۔
اشارے: سورج، طلوع، کرنیں، پروائی، ہوا، صبا، لہلہاہٹ،
چہچہاہٹ، بہار، نکھار، چمک، دھمک، اچھلتی، کودتی

✿ ماحولیات کے متعلق افسؔر میرٹھی کی نظم ترنّم سے گائیے۔
اسی طرح کی نظمیں جمع کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

آیا ہے بہار کا زمانہ
باغوں کے نکھار کا زمانہ
کلیاں کیا کیا چٹک رہی ہیں
ساری روشیں مہک رہی ہیں
ہلکی ہلکی یہ ان کی خوشبو
پھیلی ہوئی ہے چمن میں ہر سو
چڑیا گاتی ہیں گیت پیارے
سنتے ہیں پھول چمن میں سارے
کتنی راحت فزا ہوا ہے
گویا جنت کا در کھلا ہے
ہر دل میں امنگ کس قدر ہے
سب پر ہی بہار کا اثر ہے

سورج

سورج نکل رہا ہے
منظر بدل رہا ہے
ساگر میں کل سما کے
نکلا ہے پھر نہا کے
چھٹنے لگا اندھیرا
اگنے لگا سویرا
سورج جہاں میں تنہا
پھیلاتا ہے اجالا
دنیا کو روشنی دی
پودوں کو زندگی دی

فراغ روہوی

صاف ستھرا دیس

'صاف ستھرا دیس' ہمارے بابائے قوم مہاتما گاندھی کا ایک خواب تھا۔ اسکول کے نیچرل کلب کے تحت صفائی کی اہمیت کے متعلق ایک پروگرام چل رہا ہے۔ ماحولیاتی کارکن سندرلال نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔

محترم حضرات، بھائیو اور بہنو آداب!

آج یومِ ماحولیات ہے۔اس موقع پر میں آپ کو چند باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

پیارے دوستو!آج کل ماحولیات کی آلودگی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آپ لوگ ہمارے آس پاس کا مشاہدہ کیجیے۔ کس کس طرح کی آلودگیاں پھیل رہی ہیں؟ چاروں طرف کچرے کا انبار ہے۔

ہمارے ندی نالے چشمے اور پینے کا پانی سب گندہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے نہ جانے کتنی بیماریاں آتی ہیں۔ آج مچھروں کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔ سانس لینے کی ہوا بھی زہریلی ہوگئی ہے۔

آج انسان تو ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ نئی نئی آلودگیاں بھی پھیل رہی ہیں۔ ٹیکنالوجی میں ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ای ویسٹ (E-waste) ایک بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔

پیارے دوستو، فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔آلودگی سے ماحول کو بچانا چاہیے۔

ہمارے گھروں میں جو پلاسٹک کَور(Plastic cover) استعمال ہوتے ہیں انھیں ہم کیا کرتے ہیں؟ دیکھیے، یہ سب ہمارے ماحول اور جانداروں کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔

حضرات! یہ زمین صرف ہماری ہی نہیں بلکہ آئندہ نسل کے لیے بھی ہے۔ اس زمین کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فرض ہے۔ چنانچہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ آئندہ نسل بھی پاک صاف ماحول میں رہنے کی حق دار ہے۔ اسی کے ساتھ میں اپنی یہ مختصر تقریر ختم کرتا ہوں۔

جے ہند۔

تعلیمی سرگرمیاں

- آج کل ہوائی، آبی اور صوتی آلودگیاں بڑھ رہی ہیں۔
  بچّو، اس کی وجوہات کیا کیا ہیں؟ لکھیے۔
- آلودگی پھیلنے سے کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟
  تقریر کی روشنی میں بیان کیجیے۔
- ماحول کی آلودگی بڑھنے کے خلاف ایک جلوس نکلنے والا ہے۔
  بچّو، ماحول کی آلودگی کے متعلق لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے چند پلاکارڈ تیار کیجیے۔

  جیسے :

  ماحول کی صفائی کا خیال رکھو
  آلودگی پر قابو پاؤ

- فضا میں دھول دھواں بڑھ رہاہے، ندی نالوں کا پانی گنداہورہا ہے۔
  'فطرت کو آلودگی سے کیسے بچا سکتے ہیں؟'
  بچّو، اس موضوع پر ایک مضمون تیار کیجیے۔
- تقریر 'صاف ستھرا دیس' میں مختلف آلودگیوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔
  بچّو، کیا آپ کے محلے میں آلودگی کا مسئلہ ہے؟
  اس کو کیسے حل کر سکتے ہیں؟ آپ کے خیالات پیش کیجیے۔

- سارے جانور اور پرندے فطرت سے ہم آہنگ ہیں۔
انسان کا بھی فطرت سے ہم آہنگ ہونا نہایت ضروری ہے۔
بچّو، 'انسان اور فطرت' کے موضوع پر نوٹ تیار کرکے کلاس میں تقریر پیش کیجیے۔

اجزا اور اشارے : آداب و القاب، موضوع پر مبنی، روانی، آواز کا اتار چڑھاؤ، خاتمہ

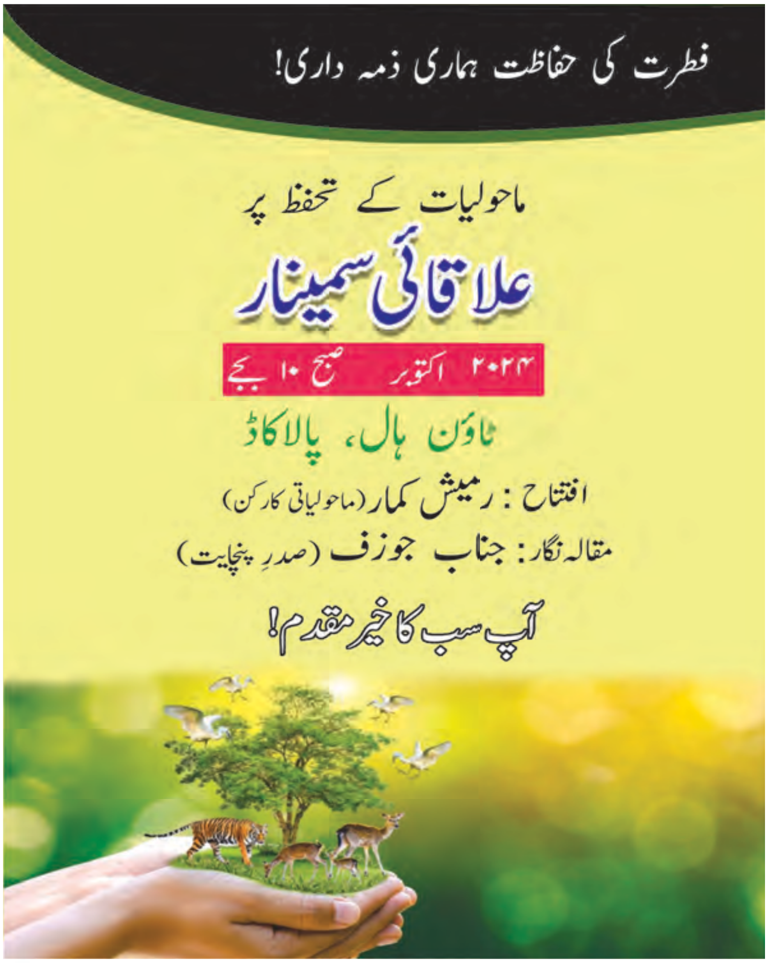

فرہنگ

استحصال	:	ചൂഷണം	exploitation
آلودگی	:	മലിനീകരണം	pollution
بنجر زمین	:	തരിശുഭൂമി	arid land
تازگی	:	പുതുമ	freshness
چپہ چپہ میں	:	ഓരോ മുക്കിലും മൂലയിലും	in every nook and corner
خطرہ	:	അപകടം	danger
ذریعۂ معاش	:	ജീവനോപാധി	source of livelihood
زہریلی	:	വിഷലിപ്തമായ	poisonous
سنّاٹا	:	നിശ്ശബ്ദത	silence
شاد	:	സന്തോഷം	happy
شاداب	:	പച്ചപ്പ്	greenness
شجرکاری	:	വനവത്ക്കരണം	forestation
صحرا	:	മരുഭൂമി	desert
عکس	:	നിഴൽ	shadow
علاقہ	:	പ്രദേശം	area
غنچہ	:	പൂ മൊട്ട്	flowerbud
فرار ہو جانا	:	ഓടി രക്ഷപ്പെടുക	to escape/ disappear
گندہ ہونا	:	മലിനമാവുക	become dirty
گنگنانا	:	പാട്ട് മൂളുക	to hum a tune or song
ماحولیات	:	പരിസ്ഥിതി	environment
مچھر	:	കൊതുക്	mosquito
مشاہدہ کرنا	:	നിരീക്ഷിക്കുക	to observe
مصروف ہونا	:	മുഴുകുക	to engage
منزل	:	തലം, ഘട്ടം	stage
نسل	:	തലമുറ	generation

یونٹ ۴

اتحاد اور امن

اک شجر ایسا محبت کا لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایہ جائے

امنِ عالم

آج دنیا کی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی ہے۔ ہر قدم پر دن بہ دن تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ پھر بھی دنیا کے کونے کونے میں امن و سکون کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ملکوں کے درمیاں آپس میں لڑائیاں کیوں ہوتی ہیں؟ انسان کی زندگی میں امن و سکون کی بڑی ضرورت ہے۔ آیئے، اس بات پر مشہور ترقی پسند شاعر ساحرؔ لدھیانوی کی ایک نظم پڑھیں۔

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسل آدم کا خون ہے آخر

جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

فتح کا جشن ہو کہ ہار کا سوگ
زندگی میّتوں پہ روتی ہے

جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
آگ اور خون آج بخشے گی
اس لیے اے شریف انسانو!
آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں

جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

(ساحرؔ لدھیانوی کی نظم 'اے شریف انسانو' سے ماخوذ اشعار)

ساحرؔ لدھیانوی

ساحرؔ لدھیانوی ترقی پسند تحریک سے تعلق رکھنے والے مشہور شاعر ہیں۔ وہ ۸/ مارچ ۱۹۲۱ء کو پنجاب کے لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام چودھری فضل محمد تھا۔ 'تلخیاں' ان کا پہلا مجموعہ ہے۔ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ۱۹۷۱ء میں پدم شری کے خطاب سے نوازا گیا۔ انھیں 'سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ' اور 'مہاراشٹرا اسٹیٹ لٹریری ایوارڈ' بھی ملا۔ ۱۹۸۰ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- بچّو، نظم 'امنِ عالم' آپ کو کیسی لگی؟ ترنّم کے ساتھ گائیں۔
- اشعار غور سے پڑھیے۔ شعر کا مطلب سمجھیے۔

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسل آدم کا خون ہے آخر

جنگ میں اپنا خون بہے یا دوسروں کا، آخر کار انسانوں کا خون ہی بہتا ہے۔

جنگ مشرق میں ہو یا مغرب میں
امن عالم کا خون ہے آخر

جنگ مشرق میں ہو یا مغرب میں، اس سے دنیا کے امن اور شانتی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

جنگ جیت جائے یا ہار، ہر صورت میں ہماری زمین ہی بنجر ہوتی ہے۔

فتح کا جشن ہو کہ ہار کا سوگ
زندگی میتوں پہ روتی ہے

جنگ میں جیت کا جشن ہو یا ہار کا ماتم، آخر کار لوگ مرنے والوں پر آنسو بہاتے ہیں۔

- اشعار غور سے پڑھیے۔

جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے　　جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
آگ اور خون آج بخشے گی　　بھوک اور احتیاج کل دے گی

ان اشعار میں جنگ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔
جنگ سے کیا کیا مسائل پیدا ہوتے ہیں؟
بچّو، اس سوال کی روشنی میں اشعار کی تشریح کیجیے۔

- نظم 'امنِ عالم' میں شاعر جنگ کے مسائل دل سوز انداز میں پیش کرتا ہے۔
اشاروں کی مدد سے نظم پر ایک تحسینی نوٹ لکھیے۔

اشارے: امنِ عالم کا خون، نسلِ آدم کا خون، آنگن میں شمع، میّتوں پر زندگی کا رونا، جنگ خود ہی ایک مسئلہ، امن و امان

- آپ کے اسکول میں جنگ کے خلاف ایک جلوس نکلنے والا ہے۔
بچّو، اس جلوس کے لیے چند نعرے تیار کیجیے۔

- متضاد الفاظ کی مدد سے خانہ پری کیجیے۔

مشرق	سورج مشرق سے نکلتا ہے۔	مغرب	سورج مغرب میں ڈوبتا ہے۔
زمین	زمین پر پودے نکلتے ہیں۔	....	.......پر تارے چمکتے ہیں۔
آج	آج جنگ سے خون بہتا ہے۔	....	.......جنگ بھوک دے گی۔

* نیچے چند جدید شعرا کی تصویریں ہیں۔ ان کو پہچانیے۔

آنند نرائن ملّاؔ

اسرارالحق مجازؔ

کیفیؔ اعظمی

بچّو ، ان شعرا کے بارے میں معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

* جنگ انسان کے امن اور ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔
بچّو، دنیا میں امن اور شانتی قائم رکھنا ضروری ہے۔ کیوں؟
اپنے خیالات لکھیے۔

دوسرا موسم

ماں محبت اور قربانی کا دوسرا نام ہے۔ماں کا سایہ ٹھنڈی چھاؤں کی طرح ہوتا ہے۔ ماں کی شفقت اور ان کی خدمت ہر شخص کی زندگی میں ایک سایہ بن کر ابھرتی ہے۔ ماں کی خدمت پر کشمیری لال ذاکر کی ایک کہانی پڑھیں۔

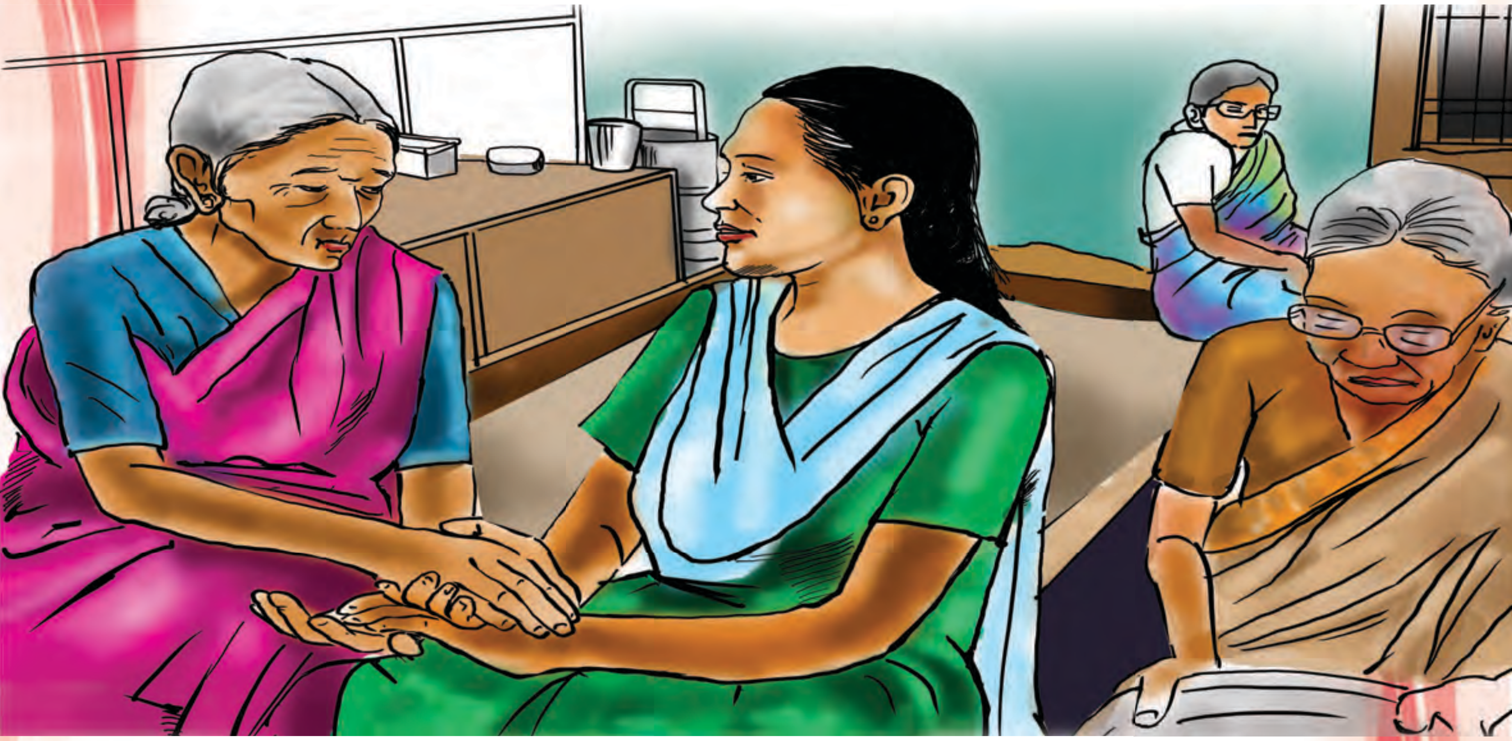

آج صبح ٹی وی کی ایک خبر سے مجھے بڑا گہرا صدمہ ہوا۔خبر کی تفصیل اس طرح ہے۔

لیلا دیوی جس کی عمر ۸۰ سال ہے، اُس کا بیٹا کل شام اولڈ پیپلز ہوم (Old People's Home) کے باہر انھیں چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ ہوم کا گیٹ بند تھا۔ کسی نے نہیں دیکھا کہ کوئی ایک بوڑھی اور بے سہارا عورت کو سورج غروب ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے یہاں چھوڑ کر فرار ہو گیا۔

صبح سویرے اس خبر نے مجھے ایک دم مایوس کر دیا۔خبر کے بعد کچھ لوگوں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار بھی کیا تھا۔ میں خاموشی سے ایک ایک کی رائے کو غور سے سن رہی تھی۔

ایک نے یہ رائے دی کہ بیٹے نے یہ بڑی ذلیل حرکت کی ہے۔ دوسری رائے تھی کہ جس نے بھی یہ کیا ہے، اس کے بچے بھی اس سے یہی سلوک کریں گے۔

میری نظریں ٹی وی اسکرین پر جمی تھیں۔ لیکن میرا ذہن مجھے تیس برس پیچھے لے گیا۔

کالج میں میری نوکری کا ایک سال پورا ہوگیا تھا۔ میں اس خوشی میں اپنی ماں کے لیے ایک ساڑی لائی تھی۔ میری ماں کو گلابی رنگ کی ساڑی بہت پسند تھی۔

میری ماں رکمنی دیوی کا انتقال ہوا۔ میں نے اپنی ماں کو اسی گلابی ساڑی سے سجایا۔میری ماں رکمنی دیوی موت کے بعد بھی سندر لگ رہی تھی ۔

ٹی وی کی اناؤنسر بار بار کہہ رہی تھی۔

”اگر کوئی شخص اس بزرگ عورت کو پہچانتا ہے تو اسے اولڈ پیپلز ہوم آکر لے جائے۔“

اب میری نظریں اس تصویر کو بار بار دیکھ رہی تھیں۔ میں نے ٹیلی فون پر دور درشن کا نمبر لگایا۔

”کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جس بزرگ مہلا کی تصویر دوردرشن پر دکھائی جارہی ہے، وہ کون ہے؟“

میں یہ سوال باربار کر رہی تھی۔ کچھ دیر کے بعد جواب ملا۔ہم اس اولڈ پیپلز

ہوم کا ایڈریس تلاش کر رہے ہیں۔ آپ اپنے ٹیلی فون کا نمبر چھوڑ جائیں۔ جوں ہی ہمیں ایڈریس ملتا ہے آپ کو بتا دیا جائے گا۔ رات بہت دیر میں مجھے اُس اولڈ پیپلز ہوم کا ایڈریس ملا۔

میں کالج سے اگلے روز کی چھٹی لے کر اولڈ پیپلز ہوم پہنچی۔

"کیا میں اس بزرگ مہلا سے مل سکتی ہوں؟"

"آیئے میرے ساتھ۔" مینیجر نے کہا۔

میں مینیجر کے ساتھ ہوم کی عمارت کے برآمدے سے گزرتے ہوئے اُس کمرے میں آگئی جس میں دوسری بزرگ عورتوں کے ساتھ وہ مہلا بھی کونے میں ایک پلنگ پر پڑی تھی۔

"ماتا جی، آپ سے کوئی ملنے آئے ہیں۔"

"مجھے کوئی ملنے نہیں آسکتا۔" مہلا نے کہا۔

"ماتا جی، میں آپ ہی سے ملنے آئی ہوں۔" میں نے کہا۔

"کیوں؟" بزرگ عورت نے لیٹے لیٹے ہی سوال کیا۔

"میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں۔"

"کہاں؟"

"اپنے گھر، ماں جی۔"

"کہاں ہے تمھارا گھر؟" اس نے بڑی تلخی سے پوچھا۔

"اسی شہر میں ہے۔"

"مجھ سے گھر کا کام کراؤ گی؟" اس کی آواز میں ویسی ہی تلخی تھی۔

"نہیں ماں جی۔ آپ کی خدمت کروں گی۔"

ST-429-2-URDU-9

میرے اس جواب پر وہ بوڑھی عورت زور سے ہنسی۔

اب وہ بزرگ عورت، لیلا دیوی میرے گھر آ گئی ہے۔ میں نے پہلے انہیں نہانے کو نیم گرم پانی دیا۔ پھر چائے پلائی اور ناشتہ بھی کرایا۔ پھر میں نے اپنی ماں رکمنی دیوی کی ساڑیوں میں سے ایک ساڑی انھیں پہنائی۔ وہ شاید کئی دنوں کے بعد پہلی بار مسکرائی اور مجھ سے بولی۔"تم کیوں مجھے اس اولڈ پیپلز ہوم سے اٹھا کر اپنے گھر لے آئی ہو، میرے حال پر ترس آیا ہے تمھیں؟"

"نہیں ماں جی۔ اپنی کمی کو پورا کرنے کے لیے۔"

"کیا کمی ہے تمھیں؟"

"میری ماں نہیں ہے۔" یہ کہتے ہوئے میں نے انھیں اپنے گلے سے لگا لیا۔

میں صوفے پر بیٹھی،لیلا دیوی کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے سوچتی رہی۔

شریمتی رکمنی دیوی میری پہلی ماں، جو مجھے تیس سال پہلے اچانک چھوڑ گئی تھی وہ میری زندگی کے ہرے بھرے باغ کا پہلا خوش گوار موسم تھا۔

اب شریمتی لیلا دیوی، جسے میں نے تیس سال کے بعد، اچانک آج ہی دوسری ماں کے روپ میں قبول کیا ہے۔ وہ میری زندگی کے خزاں بھرے باغ کا دوسرا موسم ہے۔

کشمیری لال ذاکر

کشمیری لال ذاکر

۷/ اپریل ۱۹۱۹ء کو گجرات میں پیدا ہوئے۔وہ اردو ناول نگار، ڈراما نگار، افسانہ نگار اور سفرنامہ نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔میری شناخت تم ہو، آدھے چاند کی رات، ہارے ہوئے لشکر کا آخری سپاہی، اس صدی کا آخری گرہن، بناچھت کے گھراور خوابوں کے قافلے وغیرہ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ ۳۱/ اگست ۲۰۱۶ء کو چنڈی گڑھ میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- کہانی 'دوسرا موسم' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - لیلا دیوی اولڈ پیپلز ہوم کیسے پہنچ گئی؟
  - وہ عورت بوڑھی ماں کو اپنے گھر کیوں لے آئی؟
  - ”وہ میری زندگی کے خزاں بھرے باغ کا دوسراموسم ہے“

  بچّو، شریمتی لیلا دیوی کو گھر لے جانے کے بعد نوجوان عورت ایسا کیوں کہتی ہے؟ اپنے خیالات لکھیے۔

- 'دوسرا موسم' ایک بے سہارا بوڑھی ماں کی کہانی ہے۔

  اسے غور سے پڑھیے۔

  نیچے کہانی کے چند مکالمے دیے گئے ہیں۔ ان میں سے لیلا دیوی کے مکالمے چن کر لکھیے۔

”میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں“
”مجھ سے گھر کا کام کراؤ گی؟“
”نہیں ماں جی! آپ کی خدمت کروں گی“
”تم کیوں مجھے اس اولڈ پیپلز ہوم سے اٹھا کر اپنے گھر لے آئی ہو“

- کہانی 'دوسرا موسم' آپ کو کیسی لگی؟اس کہانی کے کردار کون کون ہیں؟ اپنے پسندیدہ کردار کے بارے میں نوٹ لکھیے۔
- آج سماج میں اولڈ ایج ہوم (Old age home) بڑھ رہے ہیں۔ بچّو، اس کی وجوہات کیا کیا ہیں؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- پڑھیے اور پہچانیے۔

وہ گیٹ کے باہر چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔	وہ گیٹ کے باہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔
لیلا دیوی کمرے میں آتی ہے۔	لیلا دیوی کمرے میں آئی۔
وہ اولڈ پیپلز ہوم آتے ہیں۔	وہ اولڈ پیپلز ہوم آئے۔
وہ اولڈ پیپلز ہوم آکر لے جاتی ہیں۔	وہ اولڈ پیپلز ہوم آکر لے گئیں۔

- ”کہاں ہے تمھارا گھر؟ مجھ سے گھر کا کام کراؤگی؟“ بوڑھی ماں ایسا کیوں کہتی ہے؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- کہانی 'دوسرا موسم' آپ کو کیسی لگی؟ کہانی کا پسندیدہ حصّہ چن کر اسکٹ تیار کرکے پیش کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں

- پیاری، نیاری، کھلائی، پلائی، اچھی، سچی، دکھائی، سلائی، بہلائی، دکھلائی، چھوٹی، موٹی

اس طرح کے الفاظ کی مدد سے 'ماں' کے بارے میں اشعار تیار کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

- ماں سے تعلق رکھنے والی بہت ساری کہانیاں آپ نے پڑھی ہے نا؟

چند کہانیاں جمع کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

موت کی آغوش میں جب تھک کے سو جاتی ہے ماں
تب کہیں جا کر رضاؔ تھوڑا سکوں پاتی ہے ماں
روح کے رشتوں کی یہ گہرائیاں تو دیکھیے
چوٹ لگتی ہے ہمارے اور چلاتی ہے ماں
لوٹ کر واپس سفر سے جب بھی گھر آتے ہیں ہم
ڈال کر باہیں گلے میں سر سہلاتی ہے ماں
ایسا لگتا ہے کہ جیسے آگئے فردوس میں
کھینچ کر باہوں میں جب سینے سے لپٹاتی ہے ماں
شکریہ ہو ہی نہیں سکتا کبھی اس کا ادا
مرتے مرتے بھی دعا جینے کی دے جاتی ہے ماں

رضاؔ سرسوی

میرا ایک خواب ہے

انسان کے حالاتِ زندگی کو سنوارنے اور سماج کی اصلاح کرنے میں کئی سماجی خدمت گاروں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان کی خدمات اور کارنامے سماج کے لیے چراغِ راہ ہوتے ہیں۔ ایسی ہی ایک شخصیت کا یہاں ہم تعارف کراتے ہیں۔

تقریری مقابلے میں اوّل انعام حاصل کرکے وہ اپنے ٹیچر کے ساتھ خوشی خوشی بس میں سوار ہو رہا تھا۔ کھڑکی کے پاس سیٹ پر بیٹھا وہ باہر کے نظارے دیکھ رہا تھا۔ بس جب اگلے اسٹاپ پر پہنچی تو دو گورے آدمی بس میں چڑھ گئے ۔

دونوں گوروں کو سیٹ دینے کے لیے ڈرائیور نے ٹیچر اور بچے کو اٹھنے کا حکم دیا۔ مجبوراً ٹیچر تو سیٹ سے اٹھ گئی۔ لیکن پندرہ سال کا وہ لڑکا اٹھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ ڈرائیور نے اسے گھور گھور کر دیکھا۔ اس کے باوجود بھی وہ سیٹ سے نہیں اٹھا۔ آخر ڈرائیور کے اصرار اور ٹیچر کی درد بھری نگاہوں نے اسے سیٹ سے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔ وہ مایوس ہو کر کھڑا ہوگیا۔ 'کالوں کو بھی سماجی انصاف ملے' کے موضوع پر تقریر کر کے حاصل کردہ انعام کو اس نے ایک بار شرمندہ نگاہوں سے دیکھا۔

زمانہ گزرتا گیا۔ یہی بچّہ آگے بڑھتا رہا۔ اپنے سماج کی بھلائی اور بہبودی کے لیے اس کو کئی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تعلیم میں گوروں اور کالوں کے بچوں میں برابری کے لیے وہ اٹل رہا۔ وہ گوروں کی نا انصافی کے خلاف کالے لوگوں کو جگانے کے لیے اپنی تقریروں کے ذریعے آواز اٹھاتا رہا۔ اس سلسلے میں گاندھی جی کی اہنسا اور بھوک ہڑتال و غیرہ احتجاجی طریقوں نے اس کو متاثر کیا۔

یہ لڑکا آگے چل کر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے نام سے مشہور ہوا۔ اس نے ۲۸/ اگست ۱۹۶۳ء کو امریکہ میں اپنے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک تاریخی خطبہ 'میرا ایک خواب ہے' دیا۔ یہ تقریر امریکہ کے ہر ایک باشندے کی حوصلہ افزائی کا سبب بنی۔ اس تقریر میں انھوں نے کہا ہے:

"میں ایک ایسے دن کا خواب دیکھتا ہوں جب غلاموں اور مالکوں کے بچے بھائی بھائی بن کر ایک ہی میز پر بیٹھ سکیں۔"

ہوٹلوں میں کالے لوگوں سے نسل پرست سلوک کے خلاف بھی مارٹن لوتھر کنگ جونیئر نے جدوجہد شروع کی۔ اس کی وجہ سے مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کو قید میں ڈال دیا گیا۔ صدرِ امریکہ جان ایف کینیڈی کی ہدایت پر اسے جیل سے چھوڑ دیا گیا۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی پیدائش جنوری ۱۹۲۹ء کو اٹلانٹا میں ہوئی۔ ۱۹۶۴ء میں اس کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں لوتھر کنگ جونیئر کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ ان کے انتقال نے دنیا بھر کے لوگوں کو غم میں مبتلا کر دیا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- 'میرا ایک خواب ہے' غور سے پڑھیے۔
  نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

◈ تقریر پیش کرنے پر حاصل کردہ انعام کو دیکھ کر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کیوں شرمندہ ہوا؟

◈ 'میرا ایک خواب ہے' میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کا خواب کیا تھا؟

- عبارت کو غور سے پڑھیے۔ اشاروں کی مدد سے سوالات تیار کیجیے۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی پیدائش ۱۵ جنوری ۱۹۲۹ء کو اٹلانٹا میں ہوئی۔
ان کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والے شخص گاندھی جی تھے۔

انھوں نے ۲۸؍ اگست ۱۹۶۳ءکو امریکہ میں اپنے لوگوں کے سامنے ایک یادگار خطبہ دیا ۔ انگریزوں کے بچوں اور کالوں کے بچوں کی تعلیم میں برابری کے لیے وہ اٹل رہے۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔

اشارے: کون، کہاں، کب، کیوں، کیسے

- نیچے چند سماجی خدمت گاروں کی تصوریں ہیں۔ ان کو پہچانیے۔
ان کے متعلق معلومات حاصل کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

گاندھی جی

بابا آمٹے

نیلسن منڈیلا

- مارٹن لوتھر کنگ جونیئر سماجی برائیوں کے خلاف آواز اٹھاتے تھے۔
سماجی برائیوں کے خلاف لوگوں کو بیدار کرنا ہمارا فرض ہے۔
بچّو، اشاروں کی مدد سے پلاکارڈ تیار کیجیے۔
سماجی برائیاں، نشے کا استعمال، رشوت خوری، فرقہ واریت، جہیز

جیسے:

- بچّو، سماجی برائیوں کو مٹانا ہمارا فرض ہے۔
اس کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اپنے خیالات لکھیے۔

- پڑھیے اور پہچانیے۔

لڑکا آگے بڑھتا ہے۔	لڑکا آگے بڑھ رہاہے۔
لڑکی تقریر کرتی ہے۔	لڑکی تقریر کر رہی ہے۔
لڑکے سماج کی خدمت کرتے ہیں۔	لڑکے سماج کی خدمت کر رہے ہیں۔
لڑکیاں نا انصافی کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔	لڑکیاں نا انصافی کے خلاف آوازاٹھارہی ہیں۔

- مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کا سوانحی خاکہ 'میرا ایک خواب ہے' آپ کو کیسا لگا؟
وہ سماج کو کیا پیغام دیتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

- بچّو، ان سوالوں کی روشنی میں ایک آپ بیتی تیار کیجیے۔
  - آپ کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟
  - کیا آپ کو اپنی زندگی کا کوئی واقعہ یاد ہے؟
  - آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں؟

ممبئی کا سفر

ہم سب سفر کرنا پسند کرتے ہیں۔ سفر کے ذریعہ مختلف تجربات، رسم و رواج اور تہذیبی قدروں کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

علامہ محمد اقبالؔ اردو کے مشہور شاعر ہیں۔وہ ایک نثر نگار بھی ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی میں کئی ممالک کا سفر کیا ہے۔ انھوں نے لندن کا سفر شروع کرنے سے پہلے ممبئی میں قیام کیا۔ آیئے، ان کے ممبئی کے تجربات پڑھیں۔

۱۳/ستمبر کی صبح کو دہلی میں دوستوں سے رخصت ہو کر میں ممبئی روانہ ہوا اور ۱۴/ ستمبر کو خدا خدا کر کے اپنے سفر کی پہلی منزل پر پہنچا۔ میں نے وہاں انگلش ہوٹل میں قیام کیا۔ اس ہوٹل میں ایک یونانی بھی آکر مقیم ہوا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولتا تھا۔

میں نے ایک روز اس سے پوچھا، ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ بولا، چین سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا، ”چین میں تم کیا کرتے ہو؟“ کہنے لگا: ”سوداگری کرتا ہوں۔“

ممبئی عجیب شہر ہے۔ بازار کشادہ ہے۔ ہر طرف اونچی اونچی عمارتیں ہیں کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں حیرت میں پڑ جاتی ہیں۔ بازاروں میں گاڑیوں کی آمدورفت اس قدر ہے کہ پیدل چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے کارخانوں کی کوئی بھی چیز طلب کرو فوراً مل جائے گی۔

ہوٹل کے نیچے ایک دکان دار ہے۔ میں نے دیکھا، وہ اخبار پڑھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، ”اردو پڑھ سکتے ہو؟“ کہنے لگا۔”ہاں، سمجھ سکتا ہوں۔“ اردو یہاں ہر کوئی سمجھ سکتا ہے اور بول بھی لیتا ہے۔

میں ممبئی یعنی باب لندن کی کیفیت دیکھ کر حیران ہوں! خدا جانے لندن کیسا ہوگا، جس کا دروازہ اتنا عظیم الشان ہو۔ ۱۷/ ستمبر کو چھ بجے ہم وکٹوریا ڈاک پر پہنچے جہاں مختلف کمپنیوں کے جہاز کھڑے تھے۔ ہائے! یہاں کی دنیا ہی نرالی ہے۔ کئی طرح کے جہاز اور سیکڑوں کشتیاں ڈاک میں کھڑی ہیں جو مسافر سے کہہ رہی ہیں کہ سمندر کی وسعت سے نہ ڈرو۔

خیر، طبّی معائنے کے بعد میں اپنے جہاز پر سوار ہوا۔ میرے ساتھ اور بہت سے لوگ بھی جہاز پر سوار ہوئے۔ ان کے دوستوں اور رشتے داروں کا ایک بڑا ہجوم ڈاک پر موجود تھا۔ دن کے کوئی تین بجے جہاز نے حرکت کی اور ہم اپنے دوستوں کو سلام کہتے اور رومال ہلاتے ہوئے سمندر پر چلے گئے۔
یہاں تک کہ موجیں اِدھر اُدھر سے آ کر ہمارے جہاز کو چومنے لگیں۔

علاّمہ اقبالؔ

علاّمہ اقبالؔ

ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؔ بیسویں صدی کے معروف شاعر، مصنف اور قانون دان تھے۔ ان کی پیدائش ۹/ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ 'ہمالہ' اقبالؔ کی پہلی نظم ہے۔ بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز ان کے شعری مجموعے ہیں۔ 'علم الاقتصاد' ان کی پہلی نثری کتاب ہے۔ ان کا انتقال ۲۱/ اپریل ۱۹۳۸ء کو لاہور میں ہوا۔ علاّمہ اقبال نے مصر، فلسطین، انگلستان، افغانستان، اٹلی، جرمنی اور اسپین وغیرہ کا سفر کیا ہے۔ ان کے سفر ناموں کو حق نواز نے 'سفر نامۂ اقبال' کے نام سے مرتب کیا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

- ممبئی کا سفر غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - ممبئی ایک عجیب شہر ہے۔ اقبالؔ ایسا کیوں کہتا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
  - بابِ لندن کی کیفیت دیکھ کر علاّمہ اقبالؔ کو کیا خیال آیا؟
- علاّمہ ا قبال نے ممبئی کا سفر کیا ہے۔ ممبئی ہندوستان کا ایک بڑا شہر ہے۔ ایسے شہروں کی فہرست تیار کیجیے اور کسی ایک شہر کے بارے میں نوٹ لکھیے۔
- مثال کے مطابق خانہ مکمل کیجیے۔

امریکہ	امریکی
یونان	
ایران	
نیپال	
فلسطین	

- اردو اور ملیالم میں کئی سفر نامہ نگار ہیں۔ ان کی فہرست تیار کیجیے۔ پسندیدہ سفر نامہ نگار کے بارے میں معلومات فراہم کرکے نوٹ لکھیے۔
- آپ نے زندگی میں کوئی سفر کیا ہوگا۔ اپنے کسی ایک سفر کے تجربات بیان کرتے ہوئے ایک سفر نامہ تیار کیجیے۔
- سفر نامہ ایک دلکش ادبی صنف ہے۔ سفر نامہ پڑھنے سے ایک ملک یا مقام کی تہذیب، حالاتِ زندگی اور وہاں کے حسین نظاروں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
  بچّو، کوئی سفر نامہ پڑھ کر ایک تحسینی نوٹ تیار کیجیے۔

فرہنگ

امنِ عالم	:	ലോക സമാധാനം	world peace
محسوس ہونا	:	അനുഭവപ്പെടുക	to feel
کھوجانا	:	നഷ്ടപ്പെടുക	to lose
پرایا	:	മറ്റുള്ളവരുടെ	other’s
جنگ	:	യുദ്ധം	war
مشرق	:	കിഴക്ക്	east
مغرب	:	പടിഞ്ഞാറ്	west
کوکھ	:	ഗർഭപാത്രം	womb
دھرتی	:	ഭൂമി	earth
سوگ	:	ശോകം	grief
احتیاج	:	ആവശ്യകത	necessity
صدمہ	:	ആഘാതം	shock
فرار ہوجانا	:	ഓടി രക്ഷപ്പെടുക	to escape/to disappear
بے سہارا	:	നിരാശ്രയം	helpless
غروب	:	അസ്തമയം	sunset
ذلیل حرکت	:	മോശമായ പ്രവൃത്തി	shameful
حرکت	:	ചലനം	movement
بزرگ	:	വന്ദ്യവയോധിക/ൻ	advanced in years
پلنگ	:	കട്ടിൽ	cot
نسل پرستی	:	വംശീയത	racism
تلخی	:	നീരസത്തോടെ	vitterness
خزاں	:	ശരത്കാലം	autumn
بخشنا	:	عطا کرنا	to grant
بہبودی	:	ക്ഷേമം	welfare
احتجاج	:	പ്രതിഷേധം	protest
کشادہ	:	വിശാലമായ	broad
حوصلہ افزائی	:	പ്രോത്സാഹനം	encouragement / motivation

بھارت کا آئین

(حصہ، چہارم (A))

بنیادی فرائض:

51-A بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ

ا) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

۲) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

۳) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو محکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔

۴) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے۔

۵) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

۶) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اسے برقرار رکھے۔

۷) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے، بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

۸) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔

۹) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

۱۰) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے اور متواتر ترقی سے کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

۱۱) جو والدین یا سرپرست ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو جن کی عمر چھ سال اور چودہ سال کے درمیان ہے، تعلیم کے مواقع فراہم کریں۔

بچوں کے حقوق

- ✶ گفتگو کرنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کی آزادی کا حق۔
- ✶ جان اور شخصی آزادی کی حفاظت کا حق۔
- ✶ لاپرواہی اور غفلت سے بچنے کا حق۔
- ✶ اپنی تہذیب کو جاننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی کا حق۔
- ✶ ذات پات، مذہب، طبقہ،رنگ کے خیالات سے قطع نظر ہر ایک سے عزت و احترام پانے کا حق۔
- ✶ دماغی جسمانی اور جنسی ایذا رسانی سے تحفظ اور احتیاط برتنے کا حق۔
- ✶ بچہّ مزدوری اور خطر ناک کام کاج سے چھٹکارا پانے کا حق۔
- ✶ مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا حق۔
- ✶ وجود اور مکمل نشو و نما کا حق۔
- ✶ حصہ داری کا حق۔
- ✶ بچپن کی شادی سے حفاظت کا حق۔
- ✶ کھیلنے اور پڑھنے کا حق۔
- ✶ ایسے خاندان وسماجی ماحول میں پرورش پانے کا حق جس میں پیارومحبت وحفاظت ہو۔

چند اہم ذمہ داریاں

- ✶ اسکول اور عام انتظامات وغیرہ کی حفاظت کرنا
- ✶ اسکول اور تعلیمی سرگرمیوں میں پابندی سے حصہ لینا۔
- ✶ اسکول کے حکام، اساتذہ، والدین اور اپنے ہم جماعتوں کی عزت و احترام کرنا اور انھیں ماننا۔
- ✶ ذات پات، مذہب، طبقہ، رنگ کے خیالات سے قطع نظر دوسروں کی عزت و احترام کرنے اور انھیں ماننے کے لیے تیار ہونا۔

پتہ

کیرلا سمستھانہ بالاوکاشہ شمرکشنہ کمیشن

'سری گنیش' ٹی سی 14/2023 وان روس جنکشن،

کیرلا یونی ورسٹی (PO)، ترونتاپورم، 0471-2326603

ای۔میل : rtecpcr@kerala.gov.in, childrights.cpcr@kerala.gov.in

ویب سائٹ: www.kescpcr.kerala.gov.in

چیلڈ ہیلپ لائن : 1098 کرائم اسٹوپر: 1090 نربھیہ: 18004251400

کیرلا پولیس ہیلپ لائن: 0471-324300/44000/45000

Online R.T.E Monitoring : www.nireekshana.org.in

ST-429-1-URDU-9